عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

قیمت: ۱۰ روپے

جلد:۳۲ | ۱۱تا۱۷ ربیع الاول ۱۴۳۴ھ مطابق ۲۴تا۳۱رجنوری ۲۰۱۳ء | شمارہ:۴

ہو مبارک تجھ کو حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا

رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ رحمت

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ ایک نظر میں

امامِ وقت یا دجالِ وقت

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

پریشانیوں سے نجات کے لئے

ابوفضالہ احمد خان، کراچی

س:...... دل کے سکون اور پریشانیوں سے دور رہنے کے لئے کیا کیا جائے؟

ج:...... شریعت پر مکمل طور پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے۔ مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، عمرہ اور صدقہ خیرات کرنے کا اہتمام کریں۔ اسی طرح تلاوت قرآن، ذکر، تسبیح درود شریف و استغفار کی پابندی کی جائے۔ حقوق اللہ وحقوق العباد یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کا حق ادا کرنے کا اہتمام کریں۔ صبر اور شکر سے کام لیں، انشاء اللہ سکون قلب نصیب ہوگا۔

قرآن پر ہاتھ رکھ کر قسم کھانا

س:...... قرآن پاک پر ہاتھ رکھ کر جھوٹ بولنا کتنا بڑا گناہ ہے؟

ج:...... بہت بڑا گناہ ہے یعنی گناہ کبیرہ ہے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور قہر کا سبب ہے اس سے فوراً توبہ کریں کچھ صدقہ خیرات کردیں اور یہ پختہ عہد کریں کہ آئندہ ایسا گناہ نہیں ہوگا۔

خواتین کا سر کے بال کاٹنا

س:...... خواتین کے لئے سر کے بال کاٹنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

ج:...... جیسے مردوں کے لئے ایک مشت سے زائد داڑھی کاٹنا حرام ہے، ایسے ہی خواتین کے لئے سر کے بال کاٹنا حرام ہے۔

خواتین کا میک اپ کرنا

س:...... بناؤ سنگھار کرنا خواتین کے لئے کیسا ہے؟

ج:...... ایسا بناؤ سنگھار کرنا جو خلاف شرع ہو جائز نہیں، مثلاً سر کے بال کٹوانا، بھنویں بنوانا، یا ایسا میک اپ استعمال کرنا جو جلد تک پانی کے پہنچنے میں رکاوٹ بنے جس کی وجہ سے وضو اور غسل ممکن نہ ہو یا میک اپ کی ایسی اشیاء کا استعمال کرنا جس میں کوئی نجس و ناپاک چیز شامل ہو۔

س:...... بعض مرد حضرات بھی میک اپ کرواتے ہیں، ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج:...... مردوں کے لئے خواتین کی طرح میک اپ کرنا جائز نہیں۔

چراغاں کے لئے بجلی چوری

س:...... ربیع الاول میں چراغاں کے لئے بعض لوگ سرکاری بجلی استعمال کرتے ہیں، کیا محکمہ کی طرف سے اس کی اجازت ہوتی ہے؟ اگر نہیں تو اس چوری کا گناہ کس پر ہوگا؟

ج:...... ضرورت سے زائد بجلی کا استعمال بذات خود فضول خرچی ہے اور پھر بجلی کے محکمہ کی بلا اجازت بجلی استعمال کرنا چوری ہے جو کہ حرام ہے۔ اس طرح سے یہ دوہرا گناہ ہوا، ایک فضول خرچی کا اور دوسرا چوری کا اور پھر یہ سارا کام دین اور ثواب کے نام پر کرنا گناہ در گناہ اور بدعت ہے اور اس گناہ میں وہ سب لوگ شامل ہوں گے جو کسی بھی طور پر معاون ہوں۔

ہدیہ دے کر واپس لینے کا اختیار

س:...... اگر کوئی شخص اپنی ذاتی چیز کسی دوسرے شخص کو ہدیہ کردے اور قبضہ بھی دے دے تو کیا اس کو اپنی چیز واپس لینے کا اختیار ہوتا ہے؟

ج:...... ہدیہ دے کر قبضہ دے دینے کے بعد رجوع کا حق ختم ہوجاتا ہے، ہاں اگر لینے والا شخص خود ہی اپنی رضا اور خوشی سے واپس کرنے پر رضامند ہو تو لے سکتا ہے ورنہ نہیں۔ مگر ہدیہ دے کر واپس لینا مکروہ ہے کیونکہ حدیث میں ایسے شخص کے بارے میں آتا ہے کہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی کتا پیٹ بھر کر کھائے اور پھر قے کرکے دوبارہ اسے چاٹنے لگے یعنی ایسا کرنا نہایت مکروہ اور گھن والا کام ہے۔ لہٰذا ایسا نہیں کرانا چاہئے۔ واللہ اعلم۔

ہفت روزہ
ختم نبوت
مجلس

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۲ — ۱۱تا۱۷ ربیع الاول ۱۴۳۴ھ مطابق ۲۳تا۳۰ جنوری ۲۰۱۳ء — شمارہ:۴

سرپرست
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیراعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیراعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

ترئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

مسجد و مدرسہ کا تقدس یا سینما گھر کی اہمیت؟	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
ہو مبارک تجھے حضرت آمنہؓ.....	۸	جناب خاکی صاحب
رحمۃ للعالمین ﷺ کی شان رحمت	۹	مولانا محمد عاشق الٰہی بلندشہریؒ
سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ	۱۲	مولانا محمد عثمان معروفیؒ
محمد ﷺ جس کو دنیا صادق الوعد و امین کہہ دے	۱۴	مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی
جھوٹے مدعیان نبوت کی سرکوبی (۲)	۱۷	استاذ الحدیث مولانا فضل محمد مدظلہ
مرزا قادیانی... امام وقت یا دجال وقت	۲۱	سید منیر احمد بخاری، جرمنی
خبروں پر ایک نظر	۲۴	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زر تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے
چیک۔ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ:0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، ۳۴۲۳۴۴۷۶ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

دنیا سے بے رغبتی

زبان کی حفاظت کا بیان

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

’’حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے) عرض کیا: یا رسول اللہ! نجات کی کیا صورت ہے؟ فرمایا: اپنی زبان کو قابو میں رکھا کرو، اور چاہئے کہ تم کو سمائے رکھے تمہارا گھر، اور اپنی غلطیوں پر رویا کرو۔‘‘ (ترمذی ج:۲ ص:۶۳)

مطلب یہ کہ اگر بغیر مؤاخذے کے نجات چاہتے ہو تو تین باتوں کا التزام کرو، ایک یہ کہ زبان قابو میں رکھو، اور کوئی لفظ بے ضرورت اس سے صادر نہ ہو، دوم یہ کہ اپنے گھر میں بیٹھے رہو، بے ضرورت کسی سے نہ ملو، سوم یہ کہ اپنی کوتاہیوں اور لغزشوں پر اشکِ ندامت بہاتے رہو۔

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی نقل کرتے ہیں کہ: جب آدمی صبح کرتا ہے تو اس کے تمام اعضاء زبان کی منت وسماجت کرتے ہیں، اس سے کہتے ہیں کہ: ہمارے بارے میں خدا سے ڈرتے رہنا، کیونکہ ہم سب تیری بدولت (اچھے یا بُرے) ہیں، اگر تو سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے، اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھے (چلنے پر مجبور) ہوجائیں گے۔‘‘ (ترمذی ج:۲ ص:۶۳)

انسان کے تمام اعضاء اس کے دل کے تابع ہیں، اور اسی کے اَحکام کی تعمیل کرتے ہیں، جیسا کہ ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے:

’’اَلَا! اِنَّ فِی الْجَسَدِ لَمُضْغَۃً، اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ، وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ، اَلَا! وَھِیَ الْقَلْبُ۔‘‘ (متفق علیہ، مشکوٰۃ ص:۲۴۱)

ترجمہ:… ’’سن رکھو! کہ جسم میں ایک ٹکڑا ہے، جب وہ صحیح ہو تو تمام جسم صحیح رہتا ہے، اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے، سن رکھو! کہ وہ دل ہے۔‘‘

لیکن زبان، دل کی ترجمان ہے، اور زبان کی اچھائی اور بُرائی کے نتائج سے پورا بدن متأثر ہوتا ہے، اس لئے ہر صبح کو تمام اعضاء اس سے تقویٰ وخشیت کی درخواست کرتے ہیں۔

’’حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: کون ہے جو مجھے (دو چیزوں کی) ضمانت دیدے، (ایک) اس چیز کی جو اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے (یعنی زبان کی)، اور (دوسرے) اس چیز کی جو اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی شرم گاہ کی، اور ضمانت دینے کا مطلب یہ ہے کہ ان دونوں چیزوں کو خلافِ حکمِ خداوندی استعمال نہیں کرے گا) میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔‘‘ (ترمذی ج:۲ ص:۶۳)

ان دونوں چیزوں کی ضمانت وہی شخص دے سکتا ہے جو اعلیٰ درجے کا متقی و پرہیزگار ہو، اور جو اپنی زبان سے صادر ہونے والے ایک ایک لفظ کی نگہداشت کرے کہ غفلت میں بھی کوئی لفظ خلافِ رضائے الٰہی اس کی زبان سے صادر نہ ہو، ظاہر ہے کہ جو شخص زبان کے بارے میں اَحکامِ اِلٰہیہ کی نگہداشت اس حد تک کرے گا، وہ اپنی دیگر حرکات وسکنات میں اَحکامِ خداوندی کی نگہداشت اس سے بڑھ کر کرے گا، اس لئے اس کو جنت کی ضمانت دی گئی ہے۔

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے (دو چیزوں کے شر سے) بچالیا، (ایک) اس چیز کے شر سے جو اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے، اور (ایک) اس چیز کے شر سے جو اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے، وہ جنت میں داخل ہوگیا۔‘‘ (ترمذی ج:۲ ص:۶۳)

’’حضرت سفیان بن عبداللہ الثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی بات بتادیجئے جسے میں مضبوط پکڑلوں۔ فرمایا: یہ کہہ کہ: میرا رَبّ اللہ ہے، پھر اس پر قائم رہ۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! سب سے زیادہ خوفناک چیز کون سی ہے جس کا آپ میرے حق میں اندیشہ رکھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا: یہ!‘‘ (ترمذی ج:۲ ص:۶۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی کہ ’’تو کہہ میرا رَبّ اللہ ہے، پھر اس پر قائم رہ‘‘ ایک ایسا جامع ارشاد ہے جو تمام اَوامر ونواہی کو شامل ہے، مطلب یہ کہ جب اللہ تعالیٰ کو رَبّ مان کر اپنی عبدیت وبندگی کا اقرار کرلیا، تو اَب ساری عمر اس کی دُھن یہی چاہئے کہ مجھ سے کوئی حرکت ایسی صادر نہ ہو جو کریم آقا کے حکم وارشاد اور اس کی رضا وخوشنودی کے خلاف ہو، اگر ایک امر ونہی میں بھی اس کے خلاف ہوگیا تو اِستقامت میں فرق آگیا، اس لئے دوبارہ عزم اور تجدیدِ نو کی ضرورت ہوگی۔

’’حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذکرِ اِلٰہی کے سوا زیادہ باتیں نہ کیا کرو، کیونکہ ذکرِ اِلٰہی کے سوا زیادہ باتیں کرنا دل کی سختی (کا موجب) ہے، اور بے شک اللہ تعالیٰ سے سب لوگوں سے زیادہ دُور سخت دل ہے۔‘‘ (ترمذی ج:۲ ص:۶۳)

مطلب یہ کہ ذکرِ اِلٰہی کو چھوڑ کر زیادہ باتیں کرنے سے دل کی سختی پیدا ہوتی ہے، جس سے قلب کی اِستعداد بگڑ جاتی ہے، خوف وخشیت اور حب ورجا وغیرہ سے قلب رفتہ رفتہ خالی ہوجاتا ہے، اور قلب میں ذکرِ اِلٰہی کی طرف متوجہ ہونے کی صلاحیت نہیں رہتی، اور یہ کیفیت حق تعالیٰ شانہٗ سے بُعد کی علامت ہے، اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْھَا!

’’اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابنِ آدم کی ہر بات اس کے حق میں مضر ہے، مفید نہیں، مگر بھلائی کا حکم کرنا یا بُرائی سے روکنا یا اللہ تعالیٰ کا ذکر۔‘‘ (ترمذی ج:۲ ص:۶۳، ۶۴)

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

مسجد و مدرسہ کا تقدس یا سینما گھر کی اہمیت؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

ہمارا پورا ملک خصوصاً کراچی شہر دہشت گردی، ٹارگٹ کلنگ، بم دھماکے، قتل و قتال، فتنہ و فساد، خوف و حزن، رنج و الم کے مہیب ماحول اور مسموم و مغموم فضا کی لپیٹ میں ہے۔

کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ جس میں درجن یا نصف درجن سے کم لاشیں نہ گرائی جاتی ہوں، ان گرنے والی لاشوں میں بلاتفریق مرد، عورت، سنی، شیعہ، سیاسی، غیر سیاسی، مذہبی، غیر مذہبی، ہر طبقہ اور ہر جماعت سے وابستہ افراد شامل ہیں۔ اگر سرسری طور پر بھی جائزہ لیا جائے تو تمام شعبہ ہائے زندگی سے متعلق افراد علماء ہوں یا طلبہ، صحافی ہوں یا وکیل، ڈاکٹر ہوں یا تاجر اس درندگی و بربریت کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔

آج حال یہ ہے کہ ہر آدمی شہر میں اپنی ضروریاتِ زندگی کے حصول، اپنے کاروبار کی دیکھ بھال یا نوکری و ملازمت کے سلسلہ میں جب گھر سے نکلتا ہے تو جان ہتھیلی پہ رکھ کر جاتا ہے اور دوسری طرف روز مرہ کھانے پینے اور ضروری استعمال کی اشیاء مہنگی اور عام آدمی کی پہنچ سے اتنا دور کردی گئی ہیں کہ ان کا حصول اور قوتِ خرید ملازم پیشہ طبقہ کے لئے ایک خواب بن کر رہ گیا ہے۔ جب تک وہ اوور ٹائم یا دوسری جگہ کام نہ کرے، اس وقت تک گھر کا چولہا جلانا اور گھریلو ضروریات پوری کرنا مشکل اور پیچیدہ بنادیا گیا ہے۔ ”مرتا کیا نہ کرتا“ کے مصداق ہر آدمی اپنی زندگی داؤ پر لگا کر گھر سے باہر نکلتا ہے۔ وجہ یہی ہے کہ شہر میں اتنا خوف و ہراس، بداعتمادی اور انتشار برپا کردیا گیا ہے کہ ہر آدمی دوسرے کے سائے سے بھی ڈرنے لگا ہے اور وہ اس سوچ میں مبتلا ہوجاتا ہے کہ شاید یہ میری جان و مال کے درپے نہ ہوجائے یا مجھے کوئی نقصان نہ پہنچائے۔ اپنی طرف سے کچھ لکھنے کی بجائے یہ دیکھتے ہیں کہ عام شریف شہری ان حالات کو کس تناظر میں دیکھتے ہیں یا ان حالات کی کیا عکاسی کرتے ہیں؟ اس کی ادنیٰ سی جھلک درج ذیل مراسلہ سے ہوتی ہے، جسے ماہنامہ بینات کے لئے محترم جناب سلیم احمد عثمانی صاحب نے بھیجا ہے، آپ بھی اُسے ملاحظہ فرمائیں، محترم لکھتے ہیں:

”ایک جنگل میں دو گائیں رہتی تھیں، ایک کا رنگ سفید اور دوسری کا کالا تھا، دونوں کی گہری دوستی اور رفاقت تھی، ہر وقت دونوں ساتھ رہتیں، اکٹھا کھاتی پیتی اور اکٹھے ہی سیر کرتیں۔ جنگل کے بادشاہ شیر کو ان دونوں کی دوستی بالکل نہ بھاتی، لیکن دوسری طرف وہ ان پر حملہ کرنے سے بھی گھبراتا کہ دونوں ہٹی کٹی گایوں کو بیک وقت پچھاڑنا شیر کے بس کی بات نہ تھی، شیر نے ان پر دھاوا بولنے کے لئے پلاننگ کی۔

شیر نے سفید گائے کو الگ سے سمجھانا شروع کیا کہ تم اپنی گوری رنگت کو تو دیکھو، اپنے سمارٹ اور خوبصورت جسم پر تو نظریں دوڑاؤ، اپنے رعب اور حشمت کو تو دیکھو اور پھر اپنی اس کالی کلوٹی مریل سہیلی پر بھی اک اچٹتی نگاہ ڈالو! تم دونوں کا ساتھ گھومنا تمہارے رعب کو غارت کرنے کے ساتھ ساتھ تمہاری خوبصورتی کو بھی برباد کر رہا ہے۔ ذرا ہوش کے ناخن لو اور اس کالی کے سحر سے خود کو نکالو، اس کے ساتھ گھومنا پھرنا بند کردو اور میرے ساتھ سیر و تفریح کرو، اس سے تمہارے رعب میں

اضافہ ہوگا،تمہاری خوبصورتی لوگوں کو نظر آئے گی۔سفید گائے شیر کی مکاری کا شکار ہوئی۔

اگلے روز تنہا گھومتی کالی گائے کے خون سے شیر نے خود کو سیراب کیا اور ڈکار مارتے ہوئے سفید گائے سے مخاطب ہو کر کہا: اب تم اپنی جان کی خیر مناؤ! بھولی رانی بنے سفید گائے نے معصومیت سے کہا: راجو! تم نے تو کل مجھے اپنا دوست بنایا تھا، جس کی خاطر میں نے اپنی سہیلی کی قربانی بھی برداشت کر لی۔شیر نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا: وہ تو میری چال تھی جو تم پر کارگر ثابت ہوئی، اب خود کو موت کے لئے تیار کر لو۔

سفید گائے نے شیر سے جنگل کے تمام جانوروں کو جمع کر کے نصیحت کرنے کی اپنی آخری خواہش کا اظہار کیا، شیر نے اس کی آخری خواہش پوری کرتے ہوئے جنگل کے تمام جانوروں کو جمع ہونے کا حکم دیا، جب تمام جانور جمع ہو گئے تو سفید گائے ان سے مخاطب ہو کر گویا ہوئی: اے جنگل میں بسنے والے جانورو! ابھی کچھ ہی دیر میں شیر تمہارے سامنے مجھ پر حملہ کر کے مجھے قتل کر دے گا، تمہارے سامنے تو میں ابھی قتل ہوں گی لیکن دراصل میرا قتل تو اسی روز ہو گیا تھا جس روز شیر نے کالی گائے کو موت کی نیند سلا دیا تھا، کیونکہ اگر کل میں شیر کی باتوں میں نہ آتی اور کالی گائے کو قتل نہ کرواتی تو آج شیر مجھ پر حملہ کرنے کی ہمت نہ کرتا۔اس کے بعد شیر نے سفید گائے پر حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا۔

سفید اور کالی گائے کا یہ قصہ تحریر کر کے قارئین کو تفریحی ماحول فراہم کرنا مقصد ہرگز نہیں، بلکہ اہل مدارس کی توجہ اس جانب مبذول کروانا مقصود ہے کہ ....! جنگل میں حکمرانی کرنے والے شیر کی مانند اس ملک کے شاطر اور عیار حکمران جنگل میں بسنے والی سفید اور کالی گائے کی طرح اہل مدارس کو کبھی ایک ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتے، اسی لئے وہ کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے اور ہر موقع کو غنیمت جان کر مدارس کے مابین پھوٹ ڈالنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں، ایک فریق کو اپنا حامی اور دوسرے کو اپنا دشمن بنا کر پیش کرتے ہیں اور اپنی ہر چال میں وہ شیر کی طرح کامیاب، جبکہ اہل مدارس سفید گائے کی مانند اُن کی ہر چال میں پھنستے چلے جاتے ہیں۔

قانون نافذ کرنے والے اداروں کی بغیر اطلاع دیئے ''اشرف المدارس'' پر چھاپہ مارنے کی یہ کوئی پہلی اور انوکھی کارروائی نہیں، بلکہ اس سے قبل بھی ایسی چھاپہ مار کارروائیاں معمول کا حصہ رہی ہیں۔اس چھاپہ سے چند ماہ قبل ملک کی معروف دینی درسگاہ ''جامعہ دارالعلوم کراچی'' میں بھی اس طرح کی غیر اخلاقی کارروائی کی گئی، قانون نافذ کرنے والے اداروں کو اس وقت بھی انتہائی خطرناک دہشت گردوں کی جامعہ میں موجودگی کی اطلاع ملی تھی، جس پر انہوں نے کمال چابک دستی کے ساتھ دھاوا بول دیا۔جامعہ کے اساتذہ وطلبہ کے ساتھ بدتمیزی بھی کی گئی۔طلبہ کے صندوقچیوں سے کپڑے، عمامے، ٹوپیاں، تسبیح، مسواک اور عطر کی شیشیوں جیسے خطرناک اور مہلک ہتھیاروں کے علاوہ جب ہاتھ کچھ نہ آیا تو طلبہ کے عماموں اور ٹوپیوں کو اسی طرح زمین پر بکھیر کر چند طلبہ کو تفتیش کے لئے اپنے ہمراہ لے گئے، جنہیں بعد ازاں کوئی جرم ثابت نہ ہونے پر رہا کر دیا گیا۔

شہر میں موت کا خونی رقص جاری ہے۔روشنیوں کا شہر سوگ کی تاریکی میں ڈوبا ہوا ہے۔''جامعہ احسن العلوم'' کے معصوم اور بے گناہ طلبہ کی زندگیوں کے روشن چراغوں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے گل کیا گیا، خوشیوں بھرے گھروں کو ماتم کدوں میں تبدیل کیا گیا، نئی نویلی دلہنوں کے سہاگ کو اُجاڑا گیا۔''اسلام'' کے نام پر بننے والے اس ملک خداداد پاکستان کی سرزمین نے وہ دن بھی دیکھے کہ ایک ہی دن میں چھ، چھ ہم مکتب فرشتہ صفت طالب علموں کو بارودی گولیوں سے بھون دیا گیا ۔صرف اس جرم میں کہ وہ کسی دینی مدرسے کے طالب علم تھے۔ان چھ معصوم طلبہ کی خون میں لتھڑی لاشیں دیکھ کر تو آسمان بھی رویا ہوگا۔''قال اللہ وقال الرسول '' کہنے والی ان پاک زبانوں کی خاموشی پر تو فضا بھی غمگین ہوئی ہوگی۔مگر تاریخ کے اس بدترین ظلم کو میڈیا کے سہارے چلنے والا ہمارا معاشرہ خاموشی سے سہہ گیا۔مجال ہے کہ ہمارے ملک کے کسی سیاسی پنڈت نے تعزیت کی جسارت تک کی ہو۔

ایک ملالہ تو علم کا چراغ تھی، روشنی کا مینار تھی، بہادری کا نشان تھی، جس کی خاطر امریکی ایماء پر ملالہ ڈے بھی منایا گیا، مختلف تقاریب بھی منعقد کی گئیں اور دیے بھی روشن کیے گئے، گرماگرم تبصرے بھی ہوئے، ٹاک شوز بھی ریکارڈ کیے گئے اور ''پڑھنے لکھنے کے سوا''، ''پاکستان کا مطلب کیا؟'' کے جملے بھی تراشے گئے۔

صدر اور وزیراعظم کے پیغامات بھی ملالہ ڈے کی مناسبت سے قوم کے گوش گزار کیے گئے، سیاسی ولسانی تنظیموں نے بھی ملالہ ڈے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور مختلف سرکاری ونجی اسکولوں میں ملالہ ڈے کے حوالے سے تقاریب میں ملالہ کو خراج تحسین بھی پیش کیا گیا۔

لیکن مدرسہ احسن العلوم کے چھ معصوم وبے گناہ طلبہ کو دن دھاڑے، یک بارگی کے ساتھ شہید کر کے ان کے پاک خون سے اس زمین کو رنگین کیا گیا۔ کیا وہ شہید طلبہ حصول علم کی خاطر دیار غیر میں نہیں آئے تھے؟ کیا وہ کراچی کے مہمان طلبہ علم کی روشنی کے طلبگار نہیں تھے؟ لاقانونیت کی آماجگاہ اور جنگل کا سامنظر پیش کرنے والے اس شہر بے اماں میں ان کا حصول علم کی خاطر آنا بہادری کا نشان نہیں تھا؟ علوم نبوت کے حصول کی خاطر سرخ لہو سے جن اجساد کو غسل دیا گیا، ان کے لئے شہادت ڈے منایا گیا؟ گرما گرم تبصرے اور ٹاک شوز چلوائے گئے؟ ان معصوم شہیدوں کے سرخ لہو پر بھی کوئی مصرعے تراشے گئے؟ صدر اور وزیراعظم کے پیغامات شہادت ڈے کے حوالے سے قوم کو سنوائے گئے؟ شہید طلبہ کے لئے دیئے روشن کئے گئے؟؟؟ نہیں! نہیں! اور ہرگز نہیں!۔

میرا سوال قانون نافذ کرنے والے اداروں اور چیف جسٹس صاحب سے ہے کہ!

☆ جن عناصر نے خطرناک دہشت گردوں کی موجودگی کی اطلاع دی' آیا انہیں ملک کی عظیم دینی درسگاہ ''دارالعلوم کراچی'' کی عزت کی دھجیاں بکھیرنے پر عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کیا گیا؟۔

☆ ملکی تاریخ میں پہلی مرتبہ جامعہ پر اس قدر بدنما داغ لگانے والے چہروں کو بے نقاب کیا گیا؟۔

☆ مجرم اور جرم ثابت نہ ہونے کے باوجود قانون نافذ کرنے والے اداروں کی جانب سے بے داغ ماضی رکھنے والی جامعہ کو داغدار کرنے پر کوئی معذرتی بیان یا جامعہ کے نام کوئی معذرتی لیٹر جاری کیا گیا؟۔

جب کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں نے ملک کی ایک دوسری بڑی دینی درسگاہ ''اشرف المدارس'' پر بھی گزشتہ رات دھاوا بول دینے کے ساتھ ساتھ مسجد ومدرسہ کے تقدس کو پامال کرتے ہوئے شدید فائرنگ بھی کی جس کی زد میں آکر تین افراد شہید اور متعدد زخمی ہوئے، جبکہ جامعہ کے سیکورٹی اہلکاروں کے کمرے کو بھی نذر آتش کیا گیا۔

اور آخر میں میڈیا سے بھی یہ شکوہ ہے کہ:

اگر اس طرح بے جا چھاپہ کسی سینما گھر پر بھی مارا جاتا جس میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کی فائرنگ سے چند افراد مارے جاتے اور متعدد زخمی ہوتے تو..........! میڈیا آسمان سر پر اُٹھا لیتا، ٹاک شوز کا بازار گرم ہوتا، میڈیا چینلز کی گاڑیاں چھتریاں کھولے متاثرہ سینما گھر کے گرد حصار بنائے نظر آتیں، مختلف تجزیہ کاروں کی رائے معلوم کی جاتی اور ہائی کورٹ کے وکیلوں سے قانونی باریکیاں تک بھی معلوم کی جاتیں۔ لیکن کب؟ جب یہ دھاوا کسی سینما گھر پر بولا جاتا! ہمارے ٹی وی چینلوں اور ان کے اینکر پرسنوں کے ہاں مسجد ومدرسہ کے تقدس کو پامال کرنا، ان مقدس مقامات پر خونریزی کرنا کسی سینما گھر کی سی اہمیت بھی نہیں رکھتا!۔

تعصب کی عینک اُتار کر، میڈیا کے یکطرفہ ڈھنڈوروں کو پس پشت ڈال کر، شدت پسند اور تخریب کاری کے لیبلوں کو ایک کونے میں رکھ کر، ٹھنڈے دل ودماغ کے ساتھ اعتدال کی آنکھ سے دیکھئے اور منصفانہ دل ودماغ کے ساتھ سوچئے! کب تک دشمن کی چال میڈیا وار کی صورت میں ہم پر کارگر ثابت ہوتی رہے گی؟ آخر کب تک شیر کا دل گردہ رکھنے والی مائیں اپنے جواں سال بیٹوں کو کھونے کا غم سہتی رہیں گی؟ آخر کب تک پاکستانی بچے یتیم ہوتے رہیں گے؟ کب تک انتظامیہ کا تکیۂ کلام ''نامعلوم'' چلتا رہے گا اور دہشت گردی کا یہ سلسلہ پھلتا پھولتا رہے گا؟ یہ ظلم کی داستان کب تک رقم ہوتی رہے گی؟ ان کے صبر کو کس حد تک آزمایا جاتا رہے گا؟ آخر ایک دن تو اُن سے صبر کا دامن چھوٹے گا، ایک وقت تو ضبط کا بندھن ٹوٹے گا، ایک موقع پر تو تحمل کے آنسو چھلکیں گے اور برداشت کا پیمانہ لبریز ہوگا، پھر انتقام کی آگ بھڑکے گی اور صبر کا لاوا ابل کر بے قابو ہوگا، نفرت کے طوفان اُٹھیں گے اور پھر بے قصور بھی قصورواروں کی بھڑکائی ہوئی آگ میں جلیں گے۔''

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

ہو مبارک تجھے حضرت آمنہؓ

ہو مبارک تجھے حضرت آمنہؓ، تیری جھولی میں آیا حبیبِ خدا
ہر طرف سے ہے صلِ علیٰ کی صدا، تیری جھولی میں آیا حبیبِ خدا
بت کدوں میں صنم سر جھکانے لگے، آج توحید کے گیت گانے لگے
جھوم کر کہہ رہے ہیں یہ ارض و سما، تیری جھولی میں آیا حبیبِ خدا
تاج ختم نبوت کا یہ پہن کر، آیا سارے رسولوں کا نورِ نظر
رحمتِ دو جہاں ﷺ، خاتم الانبیاءؐ، تیری جھولی میں آیا حبیبِ خدا
جن کا چہرہ منور، ہے بدرالدجیٰ، تیری آنکھوں کا ہے نور، نورُ الہدیٰ
جن کا ہے منتظر سدرۃ المنتہیٰ، تیری جھولی میں آیا حبیبِ خدا
جن کے دانتوں میں ہے موتیوں کی جھلک، جن کے لب لال، ہونٹوں سے نکلے چمک
جن کی پلکوں میں ہے آبِ زمزم بھرا، تیری جھولی میں آیا حبیبِ خدا
جن کا اعلیٰ معطر ہے نازک بدن، مشک وعنبر سے بڑھ کر لعابِ دہن
جن کا اسم محمد ﷺ ہے روح کی غذا، تیری جھولی میں آیا حبیبِ خدا
جن کی واللیل زلفوں میں صورت حسیں، جن کی خوشبو سے مہکا ہے عرش بریں
جن کے قدموں کی خاک بے شک شفا، تیری جھولی میں آیا حبیبِ خدا
جن پہ قربان خاکی ہے سارا جہاں، جن کی تعریف کرتی ہے میری زباں
میں کہاں دے سکوں گا بدلہ احسان کا، تیری جھولی میں آیا حبیبِ خدا

جناب خاکی صاحب

رحمۃ للعالمین ﷺ کی شانِ رحمت

مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہریؒ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم!

سورۂ توبہ میں ارشاد ہے:

"لَقَدْ جَاءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُوْفٌ رَّحِیْمٌ."

ترجمہ: "بلاشبہ تمہارے پاس رسول آیا ہے جو تم میں سے ہے، تمہیں جو تکلیف پہنچے وہ اس کے لئے نہایت گراں ہے وہ تمہارے نفع کے لئے حریص ہے، مومنین کے ساتھ نرمی اور مہربانی کا برتاؤ کرنے والا ہے۔"

اور سورۃ الانبیاء میں ارشاد ہے:

"وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔"

ترجمہ: "اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر رحمت بنا کر۔"

پہلی آیت میں اللہ جل شانہ نے سیّد الانبیاء، آخر الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رؤف رحیم کے بلند لقب کے ساتھ ذکر فرمایا اور دوسری آیت میں فرمایا ہے کہ ہم نے آپ کو جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "انما انا رحمۃ مھداۃ" یعنی میں تو اللہ کی طرف سے مخلوق کی طرف بطور ہدیہ بھیجا گیا ہوں اور سراپا رحمت ہوں ایک حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ان اللہ تعالیٰ بعثنی رحمۃ للعالمین وھدی للعالمین وامرنی ربی بمحق المعازف والمزامیر والاوثان والصلب وامر الجاهلیة۔"

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سارے جہانوں کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا اور میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ گانے بجانے کی چیزوں کو مٹادوں اور بتوں کو اور صلیب کو اور جاہلیت کے کاموں کو مٹادوں۔"

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت عام ہے۔ آپ کی تشریف آوری سے پہلے سارا عالم کفر وشرک کے دلدل میں پھنسا ہوا تھا، آپ تشریف لائے سوتوں کو جگایا، حق کی طرف بلایا، اس وقت سے لے کر آج تک کروڑوں انسان اور جنات جنت کے مستحق ہو چکے ہیں اور ساری دنیا کفر اور شرک کی وجہ سے ہلاکت اور بربادی کے دہانہ پر کھڑی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے دنیا کی زندگی آگے بڑھ گئی اور جب تک دنیا میں اہل اللہ رہیں گے، اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ: "قیامت نہیں ہوگی جب تک کہ دنیا میں اللہ، اللہ کہا جاتا رہے گا۔"

یہ اللہ کی یاد آپ ہی کی محنتوں کا نتیجہ ہے، یہ جو ایک حدیث میں آیا ہے کہ "طالب علم کے لئے آسمانوں کے، زمین کے رہنے والے حتیٰ کہ چیونٹیاں اپنے بلوں میں اور مچھلیاں پانی میں، اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔" اس کی وجہ بھی وہی ہے کہ جب تک علوم نبوت اور ان کے مطابق اعمال دنیا میں موجود ہیں، اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی، لہٰذا آسمان وزمین کے درمیان کی چیزیں سمجھتی ہیں، کیونکہ ہماری بقا ان علوم واعمال کے وجود سے ہے، اگر یہ نہ ہو تو قیامت آجائے، اس لئے ہمیں نبی کے علوم کے طلباء کے لئے دعا کرنی چاہئے۔

ایک حدیث میں ہے کہ ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کا نام لے کر پوچھتا ہے کہ کیا آج تیرے اوپر کوئی ایسا شخص گزرا ہے جس نے اللہ کا نام لیا ہو؟ اگر وہ پہاڑ جواب میں کہتا ہے کہ ہاں ایسا شخص گزرا تھا تو جواب سن کر سوال کرنے والا پہاڑ خوش ہوتا ہے۔

(ذکرہ ابن الجزری فی الحصن الحصین)

ایک پہاڑ کو دوسرے پہاڑ سے یہ بات معلوم کر کے خوشی ہوئی اس کی وجہ بھی وہی ہے کہ عموماً بندے تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں، اس سے عالم میں بقا ہے، مجموعہ عالم میں آسمان، زمین، چرند، پرند چھوٹے بڑے حیوانات وجمادات سبھی میں قیامت آئے گی تو کچھ بھی نہ رہے گا، اس کی بقا اہل ایمان کی وجہ سے ہے اور ایمان کی دولت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے ملی ہے، اسی اعتبار سے آپ کا رحمۃ للعالمین ہونا ظاہر ہے اور اعتبار سے بھی آپ سارے جہانوں کے لئے رحمت ہیں۔ آپؐ نے ایمان اور اعمال کی دعوت دی، جن کی وجہ سے دنیا میں بھی اللہ کی رحمت متوجہ ہوئی ہے اور آخرت میں بھی ایمان اور اعمال صالحہ والوں کے لئے رحمت ہی رحمت ہے جو لوگ آپ پر ایمان نہیں لائے، انہوں نے رحمت سے فائدہ نہیں اٹھایا، جیسا کہ نابینا آدمی کو آفتاب کے طلوع ہونے سے روشنی کا فائدہ

نہیں ہوتا، روشنی سے نابینا کا محروم ہونا سورج کے تاریک ہونے کی دلیل نہیں ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سارے جہانوں کے لئے رحمت ہیں، وہ اس طرح کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انبیاء علیہم السلام کی امتیں اسلام قبول نہیں کرتی تھیں تو ان پر عذاب آجاتا اور نبی کی موجودگی ہی میں ہلاک کردی جاتی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے کا اس بات میں مظاہرہ ہے کہ عمومی طور پر سب منکرین اور کافر ہلاک ہوجائیں ایسا نہیں ہے، آخرت میں کافروں کو کفر کی وجہ سے جو عذاب ہوگا وہ آخرت سے متعلق ہے دنیا میں سارے ہی کفار ایمان نہ لانے کی وجہ سے ہلاک ہوجائیں ایسا نہیں ہوگا۔

دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسی کیسی تکلیفیں دی گئیں اور کس طرح ستایا گیا، آپ کی سیرت کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں کہ آپ نے ہمیشہ رحمت ہی کا برتاؤ کیا۔ صحیح مسلم میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا: یارسول اللہ! آپ مشرکین کے لئے بددعا فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انی لم ابعث لعاناً وانما بعثت رحمۃ۔''...: ''میں لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا، مگر رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں....''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم طائف گئے وہاں دین حق کی دعوت دی وہ لوگ ایمان نہ لائے اور آپ کے ساتھ بدخلقی کا بہت بُرا برتاؤ کیا، پہاڑوں پر مقررہ فرشتوں نے خدمت عالی میں عرض کیا کہ آپ فرمائیں تو ان لوگوں کو پہاڑوں کے بیچ میں کچل دوں، آپ نے فرمایا کہ ایسا نہیں کرتا میں امید کرتا ہوں کہ ان کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو اللہ کی وحدانیت کا اقرار کریں گے۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص:۵۲۳)

سورۂ توبہ کی جو آیت اوپر ذکر کی گئی ہے، اس میں آپ کی صفات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''عزیز علیہ ماعنتم'' یعنی امت کو جس چیز سے تکلیف ہو، آپ کو شاق گزرتی ہے اور آپ کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ ''حریص علیکم'' آپ امت کے نفع کے لئے حریص ہیں، اہل ایمان کو اعمال صالحہ سے بھی متصف دیکھنا چاہتے ہیں اور یہ بھی حرص ہے کہ ان کے دنیاوی حالات درست ہوجائیں۔ ''بالمؤمنین رؤف رحیم'' آپ کو اپنی امت کے ساتھ رافت اور رحمت کا تعلق ہے، آپ کا تعلق صرف اتنا نہیں تھا کہ بات کرکے بے تعلق ہوجاتے، آپ کا اپنی امت سے قلبی تعلق تھا، ظاہراً بھی آپ ان کے ہمدرد تھے اور باطناً بھی امت کو جو تکلیف ہوتی، اس میں آپ بھی شریک ہوتے تھے اور جس کسی کو تکلیف پہنچتی آپ کو اس سے کڑھن ہوتی تھی۔

ایک مرتبہ رات کو مدینہ منورہ کے باہر سے کوئی آواز آئی، اہل مدینہ کو اس سے خوف محسوس ہوا، چند آدمی جب اس کی طرف روانہ ہوئے، دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے ہی ادھر روانہ ہوچکے تھے، یہ لوگ جارہے تھے تو آپ واپس آرہے تھے۔

آپ نے فرمایا: ''لم تراعوا'' ڈرو نہیں کوئی فکر کی بات نہیں ہے۔ (صحیح بخاری ص:۳۱۷)

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی کو کوئی تکلیف ہوجاتی تھی تو اس کے لئے فکرمند ہوتے تھے، عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تھے دوا بتاتے تھے، مریض کو تسلی دینے کی تعلیم دیتے تھے، تکلیفوں سے بچانے کے لئے ان امور کی تعلیم دیتے تھے جس سے تکلیف پہنچنے کا اندیشہ تھا اور جن سے انسان کو خود ہی بچنا چاہئے، لیکن آپ کی شفقت کا تقاضا یہ تھا کہ ایسے امور بھی واضح فرماتے تھے، اسی لئے آپ نے کسی ایسی چھت پر سونے سے منع فرمایا جس کے منڈیر نہ بنی ہو۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص ہاتھ دھوئے بغیر اس حالت میں سوگیا کہ اس کے ہاتھ میں چکنائی لگی ہوئی تھی، پھر اس سے کوئی تکلیف پہنچ گئی (مثلاً کسی جانور نے ڈس لیا) تو وہ اپنی ہی جان کو ملامت کرلے۔ (مشکوٰۃ)

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص رات کو سونے کے بعد بیدار ہو تو ہاتھ دھوئے بغیر پانی میں ہاتھ نہ ڈالے، کیونکہ اس کو نہیں معلوم کہ رات کو اس کا ہاتھ کہاں جارہا ہے (ممکن ہے کہ اس سے ناپاک چیز لگی ہو یا اس پر سے زہریلا جانور گزرا ہو)۔ (بخاری ومسلم)

جوتے پہننے کے بارے میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ زیادہ جوتے پہنے رہا کرو، کیونکہ آدمی جب تک جوتے پہنے رہتا ہے وہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص سوار ہے جیسے جانور پر سوار ہونے والا زمین کے کیڑوں، مکوڑوں اور گندی چیزوں اور کانٹوں اور اینٹ پتھر کے ٹکڑوں سے محفوظ رہتا ہے، ایسے ہی ان چیزوں سے جوتے پہننے والے کی بھی حفاظت رہتی ہے۔ (مسلم)

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جب چلتے چلتے کسی کے چپل کا تسمہ ٹوٹ جائے تو ایک چپل میں نہ چلے، یہاں تک کہ دوسری چپل کو درست کرے (پھر دونوں کو پہن کر چلے) اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ایک موزا پہن کر نہ چلے (کیونکہ ان صورتوں میں ایک قدم اونچا اور ایک قدم نیچا ہوکر توازن صحیح نہیں رہتا) آپ امت کو اسی طرح تعلیم دیتے تھے جیسے ماں باپ اپنے بچوں کو سکھاتے اور بتاتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے لئے باپ کی طرح ہوں، میں تمہیں سکھاتا ہوں، پھر فرمایا کہ جب تم قضاء حاجت کی جگہ جاؤ تو قبلے کی طرف منہ نہ کرو اور نہ پشت کرو اور آپ نے تین پتھروں سے استنجا کرنے کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ لید سے ہڈی سے استنجا نہ کرو اور دایاں ہاتھ سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔ (مشکوٰۃ)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرنے کا ارادہ کرے تو جگہ کو دیکھ

لے (یکی جگہ نہ ہو کہ جس سے چھینٹیں پڑیں) اور ہوا کا رُخ ہو وغیرہ۔ (مشکوٰۃ، ص:۴۲)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوراخ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا، کیونکہ جنات رہتے ہیں۔ (ایضاً)

اگر کتب حدیث پر زیادہ نظر ڈالی جائے تو اس طرح کی بہت سے تعلیمات سامنے آجائیں گی جو سراسر شفقت پر مبنی ہیں، اسی شفقت کا تقاضا تھا کہ آپؐ کو یہ گوارا نہ تھا کہ کوئی مومن عذاب میں مبتلا ہو جائے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اور تمہاری مثال ایسی ہے جیسے کسی نے آگ جلائی جب چاروں طرف روشنی ہوگئی تو پروانے اس آگ میں آ کر گرنے لگے، وہ شخص ان کو روکتا ہے کہ آگ میں نہ گریں اور وہ اس پر غالب آجاتے ہیں اور آگ میں گرتے ہیں، اسی طرح میں بھی تمہیں کمر سے پکڑ پکڑ کر آگ سے بچانے کی کوشش کرتا ہوں اور تم زبردستی اس میں گرتے ہو (یعنی جو لوگ گناہ نہیں چھوڑتے) وہ اپنے اعمال کو دوزخ میں ڈالنے کا سبب بناتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہوں پر جو وعیدیں بتائی ہیں اور عذاب کی جو خبریں دی ہیں، ان پر دھیان نہیں دیتے۔ (رواہ البخاری)

سورۃ آل عمران میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ." (آل عمران: ۱۵۹)

ترجمہ: "سو اللہ کی رحمت کے سبب آپ ان کے لئے نرم ہو گئے اور اگر آپ ان کے لئے سخت مزاج اور سخت دل ہوتے تو یہ لوگ آپ کے پاس سے منتشر ہو جاتے، سو! آپ ان کو معاف فرما دیجئے اور ان کے لئے استغفار فرمائیں اور کاموں میں ان سے مشورہ کیجئے پھر جب آپ پختہ عزم کر لیں تو اللہ پر توکل کیجئے، بے شک اللہ کو توکل کرنے والے محبوب ہیں۔"

اللہ جل شانہ ارحم الراحمین ہیں، اس نے اپنی رحمت سے ایسا نبی بھیجا جو رحم دل نرم مزاج اخلاق عالیہ سے متصف ہے، آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص نرمی سے محروم ہو وہ خیر سے محروم ہو گیا۔ (مسلم)

آیات بالا میں جہاں آپ کی خوش خلقی اور نرم مزاجی اور رحمت اور شفقت کا ذکر ہے وہاں اس امر کی تصریح بھی ہے کہ اگر آپؐ سخت مزاج اور سخت دل ہوتے تو یہ صحابہ کرامؓ جو آپؐ کے پاس جمع ہیں جو آپؐ سے بے پناہ محبت رکھتے ہیں وہ آپ کے پاس سے چلے جاتے۔ حضرت شیخ سعدیؒ نے کیا اچھا فرمایا:

کس نہ بیند کہ تشنگان حجاز
برلب آب شور گرد آیند
ہر کجا چشمہ بود شیریں
مردم و مرغ و مور گرد آیند

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عالیہ میں شفقت اور رحمت کا ہمیشہ مظاہرہ ہوتا رہتا تھا، جب کوئی شخص آپؐ سے مصافحہ کرتا تو آپؐ اس کے ہاتھ سے اپنے ہاتھ نہیں نکالتے تھے یہاں تک کہ وہی اپنا ہاتھ نکالنے کی ابتدا کرتا تھا اور جس سے ملاقات ہوتی تھی اس کی طرف سے چہرہ نہیں پھیرتے تھے یہاں تک کہ وہی اپنا رخ پھیر کر جانا چاہتا اور چلا جاتا۔ (مشکوٰۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے دس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی، مجھ سے کبھی نقصان ہو گیا تو مجھے کبھی ملامت نہیں فرمائی، اگر آپؐ کے گھر والوں میں سے کسی نے ملامت کی تو فرمایا کہ رہنے دو اگر کوئی چیز اللہ کے قضا و قدر میں ہے تو وہ ہو کر رہے گی۔ (مشکوٰۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بیان فرمایا کہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو اپنے اہل وعیال سے شفقت کرنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر ہو۔ (مسلم)

آپؐ رحمت للعالمین تھے دوسروں کو بھی رحم کرنے کا حکم فرمایا، ایک حدیث میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ اس پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

آپؐ نے فرمایا: مومنین کو ایک دوسرے پر رحم کرنے اور آپس میں محبت اور شفقت کرنے میں ایسا ہونا چاہئے، جیسے ایک ہی جسم کے کسی عضو میں تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم جاگتا رہتا ہے اور سارے ہی جسم کو بخار چڑھ جاتا ہے۔ (مسلم و بخاری)

ایک حدیث میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا: رحمت صرف اس شخص کے دل سے نکالی جاتی ہے جو واقعی بدبخت ہو۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمٰن رحم فرماتا ہے، تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ (ترمذی)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کا ادب نہیں کرتا اور اچھی باتوں کا حکم نہ کرے اور بری باتوں سے نہ روکے۔" (ترمذی)

اے مسلمانو! ارحم الراحمین جل مجدہ کے بندے ہو، رحمۃ للعالمین کے امتی ہو رحمت اور شفقت والے بنو اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ اس نے تمہیں رحمۃ للعالمین کا امتی بنایا۔

اے رب تو کریمی و رسول تو کریم
صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم

☆☆..........☆☆

سرورِ کونین ﷺ کی حیاتِ طیبہ

ایک نظر میں

مولانا محمد عثمان معروفیؒ

ظہورِ قدسی:

ولادت حضرت عبداللہ والد ماجد رسول اللہ: ۵۴۶ء ✿ وفات: بعمر ۲۴ سال، ۵۷۰ء ✿ واقعۂ فیل: شنبہ ۱۷ رمحرم ۲ رمارچ ۵۷۱ء۔

ولادت آنحضرت ﷺ: دو شنبہ ۹ ربیع الاول، ۲۲ راپریل ۵۷۱ء، یکم جیٹھ ۶۲۸ واقعہ فیل کے پچاس روز بعد ✿ ابولہب کی لونڈی ثوبیہ نے آپ ﷺ کو دودھ پلایا، جنہوں نے آپ کے چچا حضرت حمزہؓ کو بھی دودھ پلایا تھا ✿ ایک ہفتہ بعد حلیمہ سعدیہ نے دودھ پلایا اور قبیلہ ہوازن میں پانچ برس تک قیام رہا ✿ ۵۷۷ء میں والدہ کی وفات ہوئی، اس وقت آپ کی عمر مبارک چھ برس کی تھی ✿ اس کے بعد آپ کے دادا عبدالمطلب نے کفالت کی ✿ ۵۷۹ء میں بعمر ۸۲ سال جب عبدالمطلب فوت ہوگئے تو آپؐ کے چچا ابو طالب نے کفالت کی اس وقت آپ کی عمر آٹھ برس تھی ✿ ۵۸۰۔۸۱ء میں نو دس برس کی عمر میں خدمت گلہ بانی انجام دی ✿ ۵۸۳ء بعمر تیرہ سال ابو طالب کے ہمراہ ملک شام کا تجارتی سفر کیا، جس میں تیماء کے اندر ''بحیرا'' راہب سے ملاقات ہوئی ✿ پچیس برس دو ماہ دس دن کی عمر میں حضرت خدیجہؓ سے نکاح کیا، جن کی عمر چالیس برس تھی ✿ تیس سال کی عمر میں آپ کو امین کا خطاب ملا ✿ ۶۰۵ء میں بعمر پینتیس سال تعمیر کعبہ کے موقع پر ''حکم'' کی حیثیت سے حجر اسود نصب کرکے آپ نے بڑا جھگڑا دور کیا ✿ ۶۰۶ء تا ۶۰۹ء تنہائی پسندی، غار حراؑ میں قیام اور یادِ خدا میں انہماک، ✿ ۶۰۹ء میں رویائے صادقہ کا ظہور۔

طلوعِ آفتاب رسالت:

✿ چالیس برس کی عمر دو شنبہ ۹ ربیع الاول مطابق ۱۲ رفروری ۶۱۰ء کو بعثت ہوئی اور فجر وظہر کی نمازیں فرض ہوئیں ✿ شب جمعہ ۱۸ ررمضان یکم نبوی ۱۷ راگست ۶۱۰ء نزول قرآن کا آغاز ✿ تین برس بعد دعوتِ نبوت کے اظہار کا حکم ✿ ۳ نبوی میں کوہ صفا کا مشہور خطبہ ✿ بعثت کے چھ برس بعد شنبہ یکم محرم ۷، ۸، ۹ نبوی ۶۱۵ء تا ۶۱۸ء، تین برس تک شعب ابی طالب میں محصوری ✿ انچاس برس کی عمر میں عام فیل کے پچاسویں سال محصوری کا خاتمہ ✿ اس کے بعد آٹھویں ماہ میں ۱۰ نبوی میں ابوطالب کا بعمر ۸۰ سال انتقال ✿ اس کے تین دن یا کچھ کم وبیش کے بعد حضرت خدیجہؓ کی بعمر ۶۲ سال رحلت ✿ اس کے بعد ہی جمادی الاخریٰ ۱۰ نبوی میں آپؐ نے طائف کا تبلیغی سفر کیا، جہاں آپؐ پر پتھر پھینکے گئے تو مطعم بن عدی کے جوار میں مکہ معظمہ واپس آئے ✿ اسی سفر میں مقام نخلہ میں نصیبین کے مقام پر سات جن آپؐ سے قرآن سن کر ایمان لائے ✿ اکاون برس نو ماہ کی عمر میں دو شنبہ ۲۷ ررجب ۱۰ نبوی ۲۲ رمارچ ۶۱۹ء میں واقعہ معراج پیش آیا اور نماز پنجگانہ فرض ہوئی ✿ ۱۰ نبوی ۶۲۰ء میں حضرت سودہؓ، حضرت عائشہؓ سے نکاح ✿ ذوالحجہ ۱۱ نبوی ۶۲۰ء میں عقبۂ منیٰ میں مدینہ کے چھ یا آٹھ آدمیوں کا آپؐ سے قرآن سن کر قبول اسلام ✿ ذوالحجہ ۱۲ نبوی ۷ رمارچ ۶۲۱ء میں بیعت عقبۂ ثانیہ جس میں مدینہ کے بارہ اشخاص ایمان لائے ✿ ذوالحجہ ۱۳ نبوی ۶۲۲ء بیعت عقبہ ثالثہ جس میں تہتر آدمی ایمان لائے اور آپ کی حمایت کا عہد کیا۔

متفرقات:

سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے: حضرت خدیجہؓ، حضرت ابوبکرؓ، حضرت علیؓ حضرت زیدؓ، پھر حضرت زبیر بن العوامؓ، حضرت عثمان بن عفانؓ، حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ، حضرت طلحہ بن عبیداللہؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ۔ ✿ ولادت حضرت ابوبکر: ۵۷۳ء ✿ ولادت حضرت عثمان غنی: ۵۷۵ء ✿ ولادت حضرت عمر فاروقؓ: ۵۸۳ء ✿ حرب فجار: ۵۸۵ء ✿ حلف الفضول: ۵۸۶ء، حلف الفضول: ۵۸۶ء ✿ ولادت حضرت قاسم بن محمدؐ: ۵۹۸ء ✿ ولادت حضرت علیؓ و حضرت زینبؓ، وفات حضرت قاسم بن محمدؐ: ۶۰۰ء ✿ ولادت حضرت عائشہ صدیقہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا: ۶۱۳ء ✿ ہجرت صحابہؓ بملک حبش: رجب ۵ نبوی، اپریل ۶۱۴ء ✿ سید الشہداء حضرت حمزہ و حضرت عمر فاروقؓ کا قبول اسلام: ۶ نبوی۔

ہجرت نبوی:

✿ ۵۳ برس کی عمر میں حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آکر ہجرت مدینہ کا حکم سنایا ✿ ہجرت و داخلہ غار ثور: شب جمعہ یا دو شنبہ ۲۷ رصفر ا ہجری، ستمبر ۶۲۲ء ✿ داخلہ قبا: جمعہ ۱۲ رربیع الاول ا ہجری

۲۷ستمبر چودہ روز قیام اور مسجد قبا کی تعمیر ❖ داخلہ مدینہ منورہ: جمعہ ربیع الاول ا ہجری ستمبر ۶۲۲ ❖ تعمیر مسجد نبوی، ولادت عبداللہ بن زبیرؓ: ا ہجری ۶۲۲ء ❖ ظہر، عصر، عشاء میں چار رکعتوں کی فرضیت، یہودیوں سے معاہدے: اھ ۶۲۲ء ❖ تحویل قبلہ: شنبہ ۱۵رشعبان ۲ھ، اکتوبر ۶۲۳ء ❖ سریہ حارث بن عبداللہ: ۲ھ ۶۲۳ء ❖ غزوۂ ابوا صفر ۲ھ، جون ۶۲۳ء ❖ فرضیت جہاد: صفر ۲ھ ❖ غزوۂ بواط: ربیع الاول ۲ھ جولائی ۶۲۳ء ❖ غزوۂ ذی العشیرۃ: جمادی الاخریٰ ۲ھ اکتوبر ۶۲۳ء ❖ سریہ عبداللہ بن جحشؓ: رجب ۲ھ نومبر ۶۲۳ء ❖ سریہ غطفان: ۲ھ ❖ فرضیت رمضان کے بعد پہلا روزہ: چہار شنبہ کیم رمضان ۲ھ فروری ۶۲۴ ❖ غزوہ بدر: ۱۷رمضان ۲ھ جنوری ۶۲۴ء مسلمان ۳۱۳، ۲۲ شہید، کفار ۱۰۰۰ جن میں سے ۷۰ مقتول اور ۷۰ قید ہوئے ❖ غزوہ بنو قینقاع: شوال ۲ھ جنوری ۶۲۴ء ❖ صدقہ فطر، باجماعت نماز عید الفطر، نکاح فاطمہ زہراؓ، وفات حضرت رقیہؓ: ۲ھ ❖ غزوۂ سویق: ذوالحجہ ۲ھ اپریل ۶۲۴ء مسلمان دو سو، کفار دو سو ❖ سریہ زید بن حارثہؓ: جمادی الاخریٰ ۳ھ ستمبر ۶۲۴ ❖ غزوۂ احد: دو شنبہ ۷ یا ۱۵رشوال ۳ھ جنوری ۶۲۵ء مسلمان چھ سو پچاس، ستر شہید، چالیس زخمی، کفار، تین ہزار، تین مقتول ❖ اس کے ایک روز بعد غزوۂ حمراُ الاسد ❖ احکام وراثت، نکاح مشرکہ کی ممانعت، حضرت کلثومؓ بنت محمد کا حضرت عثمانؓ سے نکاح، حضرت حفصہؓ و حضرت زینبؓ بنت خزیمہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عقد، ولادت حضرت حسن بن علیؓ: ۳ھ، حرمت شراب، ولادت حضرت حسینؓ، حضرت ام سلمہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عقد، حضرت زینبؓ بنت خزیمہ کی وفات: ۴ھ ❖ واقعۂ رجیع، واقعہ بیر معونہ: صفر ۴ھ مئی ۶۲۵ء، رجیع میں مسلمان دس، کفار ایک سو، واقعہ بیر معونہ میں مسلمان ستر، انہتر شہید ❖ غزوۂ بنی نضیر اور ان کی جلاوطنی: ربیع الاول ۴ھ جون ۶۲۵ء ❖ پردہ کا حکم: جمعہ کیم ذوالقعدہ ۴ھ اپریل ۶۲۶ء ❖ غزوۂ بدر ثانیہ: ذوالقعدہ ۴ھ مسلمان ایک ہزار پانچ سو دس، کفار دو ہزار پچاس، کفار واپس ہوگئے جنگ نہ ہوئی ❖ غزوۂ بنی المصطلق یا غزوۂ مریسیع، تیمم کا حکم، واقعۂ افک، زنا کی حد، حضرت جویریہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عقد: ۳رشعبان ۵ھ ستمبر ۶۲۶ء ❖ غزوۂ خندق، احزاب: شوال ۵ھ فروری ۶۲۷ء مسلمان تین ہزار، دشمن دس ہزار ❖ غزوۂ بنی قریظہ اور یہود قریظہ کا خاتمہ: ذوالحجہ ۵ھ اپریل ۶۲۷ء، دشمن مقتول اور قید ہوئے ❖ غزوۂ بنی لحیان ربیع الاول: ۶ھ جون ۶۲۷ء ❖ غزوۂ ذی قرد ربیع الآخر ۶ھ جولائی ۶۲۷ء تین مسلمان شہید ایک کافر مقتول ❖ سریہ الغمر: ربیع الآخر ۶ھ اگست ۶۲۷ء ❖ سریہ زید بن حارثہؓ: جمادی الاولیٰ ۶ھ ستمبر ۶۲۷ء ❖ سریۂ دوم زید بن حارثہؓ: جمادی الآخریٰ ۶ھ اکتوبر ۶۲۷ء ❖ سریہ عبداللہ بن عتیک: رمضان ۶ھ دسمبر ۶۲۷ء ❖ سریہ عبداللہ بن رواحہ: شوال ۶ھ جنوری ۶۲۸ء ❖ بیعت رضوان، صلح حدیبیہ: ذوالقعدہ ۶ھ فروری ۶۲۸ء مسلمان چودہ سو، عمرہ ادا کرنے گئے تھے کفار نے روک دیا ❖ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوت اسلام کے خطوط سلاطین کے پاس: محرم ۷ر مئی ۶۲۸ء (۱) قیصر روم کے پاس دحیہ کلبیؓ، (۲) خسرو پرویز کج کلاہان ایران کے پاس عبداللہ بن حذافہ سہمیؓ، (۳) عزیز مصر مقوقس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہؓ، (۴) نجاشی شاہ حبش کے پاس عمرو بن امیہ ضمریؓ، (۵) روسائے یمامہ کے پاس سلیط بن عمرؓ، (۶) رئیس حدود شام حارث غسانی کے پاس شجاع بن وہب اسدیؓ کو بطور قاصد بھیجا۔

(جاری ہے)

سات روزہ ختم نبوت کورس، ٹوبہ ٹیک سنگھ

ٹوبہ..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ٹوبہ کے زیر انتظام چک نمبر ۱۴۸ گ ب چوہلہ میں سات روزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ ۲۳ردسمبر ۲۰۱۲ء بروز اتوار سے کورس کا آغاز ہوا، جس میں ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب نے مختلف عنوانات پر لیکچر دیئے۔ عقیدۂ ختم نبوت قرآن کریم سے، احادیث نبویہ، تورات و زبور اور انجیل سے شرائط نبوت، سیرت امام مہدی و علامات، حیات مسیح ابن مریمؑ، قادیانیوں سے بائیکاٹ کیوں ضروری ہے اور کریکٹر مرزا قادیانی پر اسباق ہوئے۔ آخر میں سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ اس کورس میں تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مرد و خواتین خصوصاً اسکول و کالج کے طلبا و طالبات نے بھرپور شرکت کی۔ الحمدللہ! شرکا کی تعداد ۱۱۸ تھی، جنہوں نے تمام موضوعات پر نوٹ بھی لکھے۔ اختتامی تقریب ۳۰ردسمبر بروز اتوار کو تھی جس میں مولانا غلام رسول دین پوری مدظلہ تشریف لائے اور عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت و فضیلت کے حوالہ سے بیان کیا اور شرکا کورس کو اسناد، قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے و دیگر کتب مختلف موضوعات پر دی گئیں۔ اختتام پر جامعہ دارالعلوم ربانیہ کے استاذ الحدیث حضرت مولانا حفیظ اللہ، مولانا عثمان غنی، مولانا مفتی عبدالجبار نے بھی شرکت کی۔ کورس کے انتظام میں حافظ ذوالفقار علی، مولانا عبداللہ یوسف، مولانا احمد عثمان نے و دیگر احباب نے بھرپور معاونت و مدد کی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

محمد ﷺ جس کو دنیا صادق الوعد وامیں کہہ دے!

مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی

منصب نبوت پر فائز ہونے سے پیشتر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اہل مکہ میں صادق وامین کے لقب سے مشہور تھے۔آپ کی صداقت وامانت کے چرچے زبان زد عام تھے،یہی وجہ ہے کہ مشرکین مکہ اپنی امانتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رکھواتے تھے۔ہجرت کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام لوگوں کی امانتیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حوالے کیں اور انہیں تاکید کی کہ ایک ایک شخص کی امانت واپس کرکے پھر مدینہ کی طرف ہجرت کریں۔گو کہ کفار مکہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں اس حد تک بڑھ گئے تھے کہ نعوذ باللہ آپ کے قتل کا منصوبہ بنالیا تھا،مگر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت میں بھی امانت میں خیانت کے روادار نہ ہوئے۔حفیظ جالندھری نے کیا خوب کہا ہے:

محمد جس کو دنیا صادق الوعد وامیں کہہ دے
وہ بندہ جس کو رحمٰن،رحمۃ للعالمین کہہ دے

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تبلیغ دین کی باقاعدہ طور پر دعوت دینے کا حکم ہوا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:''وانذر عشیرتک الاقربین'' (الشعریٰ:۲۱۴)...اپنے رشتہ دار،عزیز واقارب کو ڈرایئے...یعنی اپنی نبوت ورسالت کا اعلان پہلے اپنے قریبی عزیزوں میں کیجئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے اہل دنیا اور مکہ کے باشندوں کے سامنے اپنی ذات کو پیش کیا۔

چنانچہ صحیح بخاری ومسلم میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر تشریف لے گئے اور بلند آواز سے پکارا:''یا صباحاہ! یا صباحاہ!''...یہ آواز عرب لوگ نہایت خطرے کے وقت لگایا کرتے تھے...''یا بنی فہر! یا بنی عدی ''اپنی پھوپھی، بنی،چچاؤں اور قریش کی شاخوں کو بلایا۔روایات میں آتا ہے کہ چالیس کے قریب لوگ جمع ہوگئے۔جو شخص کسی عذر کی بنا پر حاضر نہ ہوسکتا تھا اس نے اپنا نمائندہ بھیجا تاکہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا پیغام سن کر اس تک پہنچائے۔جب سب لوگ جمع ہوگئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے لوگو!اگر میں تمہیں خبر دوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک بہت بڑا لشکر تم پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے تو کیا تم میری بات کا یقین کرلوگے؟ سب نے بیک زبان ہوکر کہا کہ ہاں کیوں نہیں۔اس لئے کہ ہم نے آپ کو ہمیشہ سچ بولتے دیکھا ہے۔آپ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔اس لئے آپ کی ہر بات کو سچ سمجھتے اور اس پر یقین کرتے ہیں۔اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں خبردار کرتا ہوں کہ بڑے عذاب سے اپنے آپ کو بچالو:''قولوا لا الہ الا اللہ تفلحون''لا الہ الا اللہ کا اقرار کرلو،فلاح پاجاؤگے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''میری امت میں تیس کذاب ہوں گے جن میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے،حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔میرے بعد کوئی نبی نہیں۔'' (ابوداؤد کتاب الفتن)

مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی پہلی کتاب براہین احمدیہ (حصہ اول) ۱۸۸۰ء میں شائع کی اور اس میں اپنے مامور من اللہ اور مجدد وقت ہونے کا اعلان کیا۔۱۸۹۱ء میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور ۱۹۰۱ء سے ان کا دور نبوت شروع ہوا جو ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ان کی وفات پر اختتام پذیر ہوا۔

حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ اپنے بیانات میں عوام الناس سے فرمایا کرتے تھے کہ:دیکھو!ہم لوگ مٹی کا پیالہ یا مٹکا بھی خریدتے ہیں تو اسے ٹھونک بجاکر چیک کرتے ہیں،کہیں اس میں سوراخ نہ ہو،کہیں سے پچکا ہوا نہ ہو،اچھی طرح تسلی کرکے پھر خریدتے ہیں۔ہم اپنے ایمان کا سودا آنکھیں بند کرکے نہیں کرسکتے۔سچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فرمادیا کہ میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔میری نبوت قیامت تک چلے گی تو ہم مرزا قادیانی کو کیسے نبی مان لیں؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ نبوت کے وقت سب سے پہلے اپنی ذات اور کردار کو پیش کیا۔آیئے ہم بھی جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کی دیانت وامانت اور صداقت کے بارے میں اس کی اپنی تحریروں اور قادیانی لٹریچر سے آگاہی حاصل کرتے ہیں۔دیکھتے ہیں کہ یہ کس قماش کا

انسان تھا۔ اس کی کتابوں کی روشنی میں اس کی ذات و صفات کا مختصر جائزہ لیتے ہیں۔ دو تین واقعات ”امانت و دیانت“ کے ملاحظہ فرمائیں اور اس کے بعد سچائی پر بات کریں گے۔

☆...... مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا بشیر احمد ”سیرۃ المہدی“ میں اپنے والد کی جوانی کے حالات میں لکھتا ہے:

”بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین بھی چلا گیا، جب آپ نے پنشن (۷۰۰ روپے) وصول کر لی تو وہ آپ کو پھسلا کر اور دھوکا دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھراتا رہا، پھر جب اس نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود اس شرم سے واپس گھر نہیں آئے۔“ (سیرۃ المہدی، حصہ اول، ص:۳۴،۳۵ نمبر ۴۹)

☆...... مرزا جی کے صاحبزادے بشیر احمد اس مرزا امام الدین کے بارے میں لکھتے ہیں:

”مرزا نظام الدین اور مرزا امام الدین وغیرہ پرلے درجے کے بے دین اور دہریہ طبع لوگ تھے۔“ (سیرۃ المہدی، حصہ اول، ص:۱۱۴ نمبر ۱۲۷)

☆...... مرزا قادیانی نے حقانیت قرآن پر پچاس جلدوں میں کتاب براہین احمدیہ لکھنے کا ارادہ کیا، لوگوں سے پیشگی پچاس جلدوں کی رقم منگوالی۔ مگر چار جلدوں پر رک گئے۔ لوگوں نے اصرار کیا، لعن طعن کی تو ۲۳ برس بعد پانچویں جلد شائع ہوئی۔ پیشگی رقم بھیجنے والوں سے کہہ دیا کہ وعدہ پورا ہوگیا۔ پچاس اور پانچ میں صرف نقطے ہی کا تو فرق ہے۔ واہ! کیا بات ہے! دیانت ہو تو ایسی!

☆...... قادیانی جماعت کے بہت سے افراد کو مرزا صاحب سے شکایت تھی کہ وہ قومی روپے میں اسراف کرتے ہیں اور جو سرمایہ چندوں کی شکل میں جماعت کے خون پسینہ کی کمائی سے ”تبلیغ اسلام“ کے لئے جمع کیا جاتا ہے، اسے مرزا صاحب ذاتی تعیش میں صرف کرتے ہیں۔ ایسے ہی ایک خط کے جواب میں مرزا جی لکھتے ہیں:

”میری نسبت آپ کے ..... کی جماعت کی طرف سے یہ پیغام پہنچایا تھا کہ روپیہ کے خرچ میں بہت اسراف ہوتا ہے، آپ اپنے پاس روپیہ جمع نہ رکھیں اور یہ روپیہ ایک کمیٹی کے سپرد ہو جو حسب ضرورت خرچ کیا کریں..... پس جو شخص کچھ دے کر اسراف کا طعنہ دیتا ہے وہ میرے پر حملہ کرتا ہے ایسا حملہ قابل برداشت نہیں ... میں تاجر نہیں کہ کوئی حساب رکھوں، میں کسی کمیٹی کا خزانچی نہیں کہ کسی کو حساب دوں۔“ (ملفوظات، ج:۷، ص:۳۲۵،۳۲۶ حاشیہ)

☆...... جن اہل علم کی قادیانی لٹریچر پر نظر ہے وہ جانتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے اپنی نبوت کی عمارت ہی جھوٹ پر استوار کی ہے، اس لئے اس کی تحریروں میں تناقض، جھوٹ اور دھوکا و فریب وافر مقدار میں ہے۔ بڑے بڑے سینکڑوں جھوٹوں میں سے صرف چند ذکر کرتا ہوں۔

☆...... مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

”تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہوگیا اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مرگئی تھی۔“ (پیغام صلح، ص:۳۸، روحانی خزائن، ص:۴۶۵، ج:۲۳)

یہ دونوں باتیں جھوٹی ہیں، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد آپ کی پیدائش سے کچھ مہینے پہلے فوت ہوگئے تھے، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ آپ کی ولادت کے چھ سال بعد فوت ہوئیں۔

☆...... اپنی کتاب چشمہ معرفت میں مرزا قادیانی لکھتا ہے:

”تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے اور سب کے سب فوت ہوگئے تھے۔“ (چشمہ معرفت دوسرا حصہ، ص:۲۹۹، روحانی خزائن، ص:۲۹۹، ج:۲۳)

یہ بات خالص جھوٹ ہے۔

☆...... مرزا جی نے لکھا ہے:

”اور ہم اس مضمون کو اس پر ختم کرتے ہیں کہ اگر ہم سچے ہیں تو خدا تعالیٰ ان پیشگوئیوں کو پورا کردے گا اور یہ باتیں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہیں، تو ہمارا انجام نہایت بد ہوگا اور ہرگز یہ پیشگوئیاں پوری نہیں ہوں گی۔“ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین ”اور میں بالآخر دعا کرتا ہوں کہ اے خدائے قادر و علیم اگر آتھم کا عذاب مہلک میں گرفتار ہونا اور احمد بیگ کی دختر کلاں کا آخر اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ پیشگوئیاں تیری طرف سے ہیں تو ان کو ایسے طور پر ظاہر فرما جو خلق اللہ پر حجت ہوں اور کور باطن حاسدوں کا منہ بند ہوجائے اور اگر اے خداوند یہ پیشگوئیاں تیری طرف سے نہیں ہیں تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر.....“

(روحانی خزائن، ص:۱۴۳،۱۴۵، ج:۹)

مرزا قادیانی نے عیسائی پادری عبداللہ آتھم کی ہلاکت کی جو مدت مقرر کی تھی، اس میں وہ ہلاک نہیں ہوا اور مرزا احمد بیگ کی بڑی بیٹی محمدی بیگم مرزا کے نکاح میں نہ آئی بلکہ مرزا کی موت اور اس کے بعد

ہمیں ہر روز ملتی ہے عطا ختم نبوت کی

وجاہت کس قدر ہے مرحبا ختم نبوت کی
زمینوں، آسمانوں میں ضیا ختم نبوت کی

خدا نے روز اول ہی رسولوں سے لیا وعدہ
تمہاری روح میں ہوگی وفا ختم نبوت کی

کوئی دجال کیا اس نقش فطرت کو مٹا پائے
خرد سے ماورا ہے ہر ادا ختم نبوت کی

کسی کذاب کا منہ دیکھنا شایاں نہیں لوگو
ہمیں ہر روز ملتی ہے عطا ختم نبوت کی

محمد ﷺ فاتح ہر جاں، محمد ﷺ خاتم دوراں
محمد ﷺ کو ملی شان علا ختم نبوت کی

چمن میں گل کھلے، بلبل اٹھے سکانِ شب جاگے
ملک لے کر چلی بادِ صبا ختم نبوت کی

غلام زار کے لب پر بحمد اللہ! جاری ہے
بیاں ختم نبوت کا، ثنا ختم نبوت کی

مرسلہ: حافظ محمد سعید لدھیانوی

محمدی بیگم سلطان محمد کے نکاح میں رہی۔ لہٰذا مرزا کی یہ دونوں پیشگوئیاں جھوٹی ہیں۔ چنانچہ اپنی دعا کے مطابق ذلت کے ساتھ ہیضے کی موت مرا۔

☆……مرزا ایک جگہ لکھتا ہے:

’’ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہوجائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس کا اعتبار نہیں رہتا۔‘‘ (چشمہ معرفت، ص:۲۲۲، روحانی خزائن، ص:۲۳۱، ج:۲۳)

☆……مرزا قادیانی لکھتا ہے:

’’مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کی نسبت آواز آئے گی کہ ’’ھذا خلیفۃ اللہ المھدی‘‘ اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتاب بعد کتاب اللہ ہے۔‘‘ (شہادۃ القرآن، ص:۴۱، روحانی خزائن، ص:۳۳۷، ج:۶)

اس قسم کی کوئی حدیث صحیح بخاری شریف میں موجود نہیں ہے۔

☆……ایک غلطی کا ازالہ میں مرزا قادیانی لکھتا ہے:

’’میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں، یعنی بھیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی۔‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ، ص:۷، روحانی خزائن، ص:۲۱۱، ج:۱۸)

☆……آخر میں ہم مرزا جی کے الفاظ میں ہی لکھتے ہیں:

’’اے بے باک لوگو! جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔‘‘ (حقیقۃ الوحی، ص:۲۰۶، روحانی خزائن، ص:۲۱۵، ج:۲۲)

☆☆

گزشتہ سے پیوستہ

حفاظتِ قرآن کریم اور جھوٹے مدعیانِ نبوت کی سرکوبی

بیان: استاذ الحدیث حضرت مولانا فضل محمد مدظلہ
ضبط وترتیب: مولوی محمد رضوان

حضرت صدیق اکبرؓ نے جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کی سرکوبی کے لئے حضرت خالد بن ولیدؓ کے ہاتھ میں جھنڈا دیا اور یہ لشکر مسیلمہ کذاب کے مقابلے کے لئے روانہ ہوا، بہت بڑی جنگ ہوئی ہے۔مسیلمہ کذاب بھاگا اور یمامہ کے ایک قلعہ میں بند ہوگیا۔حضرت خالد بن ولیدؓ حیران و پریشان ہیں کہ بیس سے چالیس ہزار لوگ اس کے ساتھ اندر ہیں، کیا کریں؟

اس دن ایک آدمی مجھے بتا رہا تھا کہ میں مزار شریف (افغانستان) کی جیل میں تھا، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں یہاں کھانے کے لئے پتے نہیں ملتے، یہ جو درخت ہے اس کی چھال اتار اتار کر ہم گزارا کر رہے ہیں۔اتنی تکلیف تو صحابہ کرامؓ پر بھی نہیں آئی ہوگی۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے، اس کے بعد اس شخص نے خواب میں ایک اور منظر دیکھا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایک سواری پر سوار جارہے ہیں۔صحابہ کرامؓ بھی ساتھ ہیں اور گاڑی الٹنے لگی، یہ قصہ پرانا ہے مگر اس شخص کا یہ قصہ عجیب ہے۔اس نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ اونچائی سے گاڑی پیچھے کی طرف آرہی ہے، اس شخص نے کہا کہ میں پتھر لینے کے لئے ادھر ادھر گھوم رہا تھا تاکہ گاڑی کے ٹائروں کے نیچے رکھوں جب واپس آیا تو میں نے دیکھا کہ حضرات صحابہ کرامؓ نے اپنے سروں کو ٹائروں کے نیچے دیا ہوا ہے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دیکھو! یہ میرے صحابہؓ ہیں، ان کے مقام تک تم پہنچ سکتے ہو؟ تم کہتے ہو کہ ہم پتے کھا رہے ہیں اور درختوں کے چھال کھاتے ہیں۔'' بہرحال یہ صحابہ کرامؓ ہیں۔

تو میں عرض کر رہا تھا کہ سپہ سالار حضرت خالد بن ولیدؓ پریشان تھے کہ کیا کریں؟ دروازہ بند ہے۔ ایک صحابی حضرت براء بن مالکؓ نے تجویز پیش کی کہ آپ حضرات مجھے اٹھا کر دیوار پر سے اندر پھینک دیں۔اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میں اندر سے دروازہ کھول دوں گا۔اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر اس قربانی کے لئے تیار ہوگئے۔

چنانچہ آپؓ کو قلعہ کی دیوار سے اندر پھینکا گیا تو انہوں نے دشمنوں کو تہس نہس کرنا شروع کر دیا، یہاں تک کہ موقع پا کر دروازہ کھولنے میں کامیاب ہوگئے۔صحابہ کرامؓ جلدی سے اندر آئے۔حضرت خالد بن ولیدؓ دروازے کے پاس تھے۔لڑائی شروع ہوئی تو مسیلمہ کذاب کے لوگوں نے مسیلمہ سے پوچھا کہ بھائی کوئی وحی نہیں آرہی؟ مدد کے لئے فرشتے نہیں آرہے؟ مسیلمہ نے کہا: ''وحی کی باتوں کو چھوڑو! اپنی عورتوں کی عزتوں کو بچاؤ، اپنی جانوں کو بچاؤ۔'' دیکھو! یہ جھوٹے کا آخر جھوٹ ظاہر ہوا، یہاں کوئی روحانیت نہیں تھی، یہاں کوئی نبوت نہیں تھی، یہاں دنیوی اغراض ومقاصد تھے اور اسی کا نعرہ اس نے آخری وقت میں لگایا تھا اور یہ خبیث ۱۴۰ سال کی عمر کا تھا، اس کے باوجود اس عمر میں یہ میدان میں کھڑا ہے۔اس مسیلمہ کو حضرت وحشی بن حربؓ نے جہنم رسید کیا، انہوں نے کہا کہ میرے ہاتھ سے اسلام کا ایک بہت بہادر انسان حضرت امیر حمزہؓ شہید ہوا، میں چاہتا ہوں کہ کافروں کے ایک بہت بڑے سرغنہ کو قتل کروں۔چنانچہ انہوں نے اپنے مخصوص حربہ سے اس پر حملہ کیا، اس کے بعد ابو دجانہؓ جھپٹ پڑے اور اس کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے رکھ دیا۔

اس جنگ میں بارہ سو صحابہ کرامؓ و تابعینؒ نے جن میں قرآن پاک کے حافظ، عالم بھی تھے تحفظ ختم نبوت کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔اس جگہ کا نام اب بھی حدیقۃ الموت ہے اور یہ ریاض کے پاس ہے۔

ایک اور بہت بڑا کذاب تھا اسود عنسی، یہ اٹھ کھڑا ہوا بڑا جتھہ اکٹھا کیا، شعبدہ باز تھا، اس کے پاس ایسی شعبدہ بازیاں تھیں کہ آپ وہاں گرومندر پر بات کرو، یہ یہاں (گل بہار لان بہادرآباد) کہے گا کہ ہاں تم نے میرے بارے میں یہ بات کہی ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے جتنے گورنر اس علاقے میں تھے، تمام کو وہاں سے اس نے نکالا، یمن کے اطراف کا علاقہ ہے۔حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ، حضرت ابو ذر غفاریؓ جتنے بھی تھے سب کو وہاں سے نکالا اور علاقہ پر قبضہ کرلیا اور اس نے اعلان کیا: ''او سرکشو! پیچھے ہٹ جاؤ، ہماری زمین ہمارے ہاتھ میں چھوڑ دو، اس زمین کے ہم زیادہ حقدار ہیں۔''

اس جھوٹے مدعی نبوت کی سرکوبی کے لئے دربار رسالت سے حضرت فیروز دیلمیؓ بھیجے گئے۔اس عنسی نے یمن کے گورنر حضرت باذامؓ کو شہید کرکے اس کی بیوی سے زبردستی نکاح کرلیا تھا۔یہ خاتون حضرت فیروز دیلمیؓ کے رشتہ داروں میں سے تھی، انہوں نے اس سے ساز باز کرکے اسود عنسی کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔

دراصل اسود عنسی کے دو شیطان تھے ایک کا نام شقیق تھا دوسرے کا نام صحیق، یہ دونوں دوزخیوں کے نام ہیں۔ یہ دونوں اس کو اطلاع کرتے تھے۔ اس کی بیوی نے حضرت فیروزؓ سے کہا کہ کمرے کے پچھلی طرف ایک دیوار ہے، وہاں چوکیدار نہیں ہے۔ باقی اطراف میں چوکیدار ہیں، وہاں سے پتھر اکھیڑ کر اندر داخل ہوجاؤ، میں اس کے کمرے میں چراغ جلاؤں گی تم اس پر حملہ کردینا۔

چنانچہ اس صحابیؓ نے ساتھیوں سمیت نقب لگائی اور اندر داخل ہوئے، اس کے شیاطین نے اسے خبردار کیا تو اسود عنسی بڑبڑانے لگا: مجھے مارنے کے لئے آرہے ہو؟ بس وہ صحابیؓ آئے اور اس کے سینے پر بیٹھ گئے اور بیٹھنے کے بعد اس کو ذبح کیا، سر اس کا دور پھینکا، پھر بھی بڑبڑا رہا تھا، شور جب ہوا تو باہر سے چوکیداروں نے آواز دی: کیا ہو رہا ہے؟ بیوی نے کہا: ''تمہارے نبی کی طرف وحی ہورہی ہے، اس کا شور ہے'' بہرحال اس کو ٹھنڈا کردیا، فجر کے لئے جب اذان ہوئی تو ایک صحابیؓ اونچے مکان پر کھڑے ہوگئے اور اذان دی اور اذان میں کہا: ''اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ '' لوگ حیران ہوگئے، یہ آواز کہاں سے آگئی؟ پھر صحابیؓ نے اعلان کیا: یہ اسود عنسی کذاب ہے اور سچا نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔اس طرح وہ علاقہ پھر اسلام کے ہاتھ میں آگیا۔

مدعیہ نبوت سجاح نے مسیلمہ کذاب کے ساتھ نکاح کرلیا تھا، اس عورت کو جب صحابہؓ نے آنکھیں دکھائیں تو یہ وہیں سے عراق بھاگ گئی، طلیحہ اسدی بھی فرار ہوگیا۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اسود عنسی کے دعویٰ نبوت سے کبیدہ خاطر تھے۔وصال سے ایک دن پہلے جبرائیل امینؑ آئے اور خوشخبری دی کہ اسود عنسی کو فیروز دیلمی نے قتل کردیا۔ آپؐ بہت خوش ہوئے اتنے خوش ہوئے کہ صحابہ کرامؓ کے سامنے بار بار اعلان فرمایا: ''فاز فیروز، فاز فیروز'' فیروز دیلمی کامیاب ہوگیا اور اسود عنسی کو انہوں نے قتل کردیا۔

ہمارے برصغیر میں ایک بدقسمت آیا، مرزا غلام احمد قادیانی، یہ قادیان ضلع گورداس پور (ہندوستان) کا علاقہ ہے۔یہ ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوا، ۱۸۸۰ء میں مسیح موعود کا دعویٰ کیا، انگریز نے اپنے مقاصد کے لئے اس کی سرپرستی کی۔اس نے بے شمار دعوے کئے۔ آخر کار ۱۹۰۸ء میں نبوت کا دعویٰ کردیا۔کہتا ہے:'' سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں، میں کبھی موسیٰ، کبھی عیسیٰ، نیز ابراہیم ہوں، نسلیں ہیں میری بے شمار۔

قادیانی مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں خصوصاً ان لوگوں کو جو بڑی فیملی کے ہوں، جو دین سے دور ہوں۔یہ قادیانی سب سے پہلے علماء سے دور کرتے ہیں، علماء سے جب کوئی متنفر ہوجاتا ہے تو ان کے پاس ایک فارم ہوتا ہے، اس کو تقسیم کرتے ہیں پھر لوگوں کو مرید بناتے ہیں، جب آدمی مرید بن جائے تو آپ جانتے ہیں کہ مرید پھر پیر کے سامنے بے بس ہوتا ہے۔اس کے بعد اس کو قادیانی بناتے ہیں، پھر اس کو دنیوی اغراض و مقاصد کے لئے استعمال کرتے ہیں، ابھی چند دن پہلے ڈاکٹر قدیر خان کا بیان آیا، انہوں نے سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں ٹیلی فونک خطاب کے دوران کہا کہ قادیانی پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے سخت مخالف ہیں۔یہ چاہتے ہیں کہ پاکستان پھر بھارت کے ساتھ مل جائے، بہرحال یہ سازشی قسم کے لوگ ہیں۔مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتابوں میں بڑی غلیظ اور گندی باتیں کی ہیں۔بعض تو ایسی ہیں کہ شریف آدمی بیان نہیں کرسکتا۔ یہ شخص آخری وقت تک اپنے دعوے پر قائم رہا۔اس نے کہا کہ میرے مخالف جنگل کے سور ہیں اور ان کی عورتیں کتیاں ہیں۔ ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں ان کے عقائد و نظریات پر بحث ہوئی، اس وقت وزیر اعظم مرحوم ذوالفقار علی بھٹو تھے۔ہم کہتے ہیں بھٹو صاحب جیسے بھی تھے، انہوں نے ۱۹۷۴ء میں مسلمانوں کے پرانے مطالبہ کو حل کیا۔

مئی ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں نے ربوہ (چناب نگر) کے ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء پر بہیمانہ تشدد کیا، جس سے مرزائیوں کے خلاف تحریک چلی، اس تحریک ختم نبوت کی قیادت حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری نور اللہ مرقدہ کے حصہ میں آئی۔ہم نے خود راولپنڈی میں دیکھا کہ پورے ملک کے تمام مکاتب فکر کے علماء ایک ساتھ جمع تھے، ایک پلیٹ فارم پر تھے، اب قادیانیوں کو چیر جانا مشکل ہوگیا۔ بھٹو مرحوم نے معاملہ قومی اسمبلی کے سپرد کردیا۔ پارلیمنٹ کے معزز اراکین نے قادیانیوں اور مرزائیوں کا موقف سننے کے بعد ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا اور بھٹو صاحب نے اس فیصلہ پر دستخط کردیئے۔یہ بہت بڑا اعزاز ہے۔

۱۹۸۴ء میں صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے امتناع قادیانیت آرڈیننس پاس کیا، جس کی رو سے قادیانیوں کو شعار اسلام کے

استعمال سے روک دیا گیا۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے منصب نبوت کو ایک عمارت سے تشبیہ دیتے ہوئے فرمایا: ''نبوت کی مثال ایک خوبصورت عمارت کی ہے اور اس عمارت میں سنگ مرمر لگے ہوئے ہیں، مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے، لوگ آتے اور دیکھ کر کہتے ہیں کہ کتنی خوبصورت عمارت ہے، اگر یہ اینٹ کی جگہ جو خالی ہے اگر یہ بھی مکمل ہو جاتی تو کتنا اچھا ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اینٹ میں ہوں۔'' اب وہ خوبصورت عمارت مکمل ہوئی، اب اگر کوئی اندر سے اینٹ نکالتا ہے تو وہ اس عمارت کو بدنما بناتا ہے اور اگر کوئی باہر سے اینٹ لگاتا ہے تو وہ بھی اس محل کو بدنما کرتا ہے اور یہی معنی ہے خاتم النبیین کا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی بنا کر بھیجا ہے۔ آخر میں آپ حضرات سے گزارش کرتا ہوں کہ فتنہ قادیانیت سے متعلق آگاہی حاصل کریں تاکہ کوئی بدبخت قادیانی آپ کو شکوک وشبہات میں ڈالنے کی کوشش نہ کرے، آپ کے شہر میں یہ دفتر ختم نبوت پرانی نمائش پر موجود ہے، اس سے راہنمائی حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صراط مستقیم پر چلائے۔ آمین۔☆☆

نامور عوامی خطیب مولانا محمد امیر بجلی گھر انتقال کر گئے: انا للہ وانا الیہ راجعون

پشتو زبان کے سب سے مقبول عوامی خطیب تھے، ساری زندگی اپنے خطابت سے اصلاح احوال کی جدوجہد کی

سیاسی ودینی تحریکات میں حصہ لیا، مولانا فضل الرحمن، مولانا سمیع الحق، مولانا سلیم اللہ خان ودیگر کا اظہار تعزیت

پشاور (نمائندہ خصوصی) معروف عالم دین اور پشتو زبان کے ہردلعزیز عوامی خطیب مولانا محمد امیر المعروف مولانا بجلی گھر طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے، ان کی نماز جنازہ گیارہ بجے قیوم اسٹیڈیم پشاور میں ادا کی گئی۔ مولانا محمد امیر (مولانا بجلی گھر) اردو، ہندکو اور پشتو زبان کے عوامی خطیب تھے، وہ دینی علوم پر مکمل دسترس رکھتے تھے، تاہم انہوں نے اپنی ساری زندگی اپنے منفرد طرز خطابت کے ذریعے بالخصوص پشتون قوم میں اصلاح احوال کی جدوجہد کی۔ ۱۹۷۰ کی دہائی میں انہوں نے جے یو آئی کے پلیٹ فارم سے مختلف قومی، سیاسی اور دینی تحریکات میں بھی سرگرمی سے حصہ لیا، وہ ایک بے باک خطیب اور حق گو عالم دین تھے، انہوں نے جس بات کو حق جانا، نتائج کی پرواہ کیے بغیر اس پر آخر تک قائم رہے، ذوالفقار علی بھٹو اور جنرل ضیاء کے آمرانہ طرز حکومت پر اپنی عوامی تقریروں میں کڑی تنقید کرنے کے باعث صعوبتوں کا شکار بھی کر دیے گئے، وہ طویل عرصے سے عملی سیاست سے کنارہ کش تھے، ان کی عام فہم اسلوب میں کی جانے والی تقریریں پشتو زبان جاننے والوں میں بے حد مقبول تھیں وہ اردو وہندکو زبان پر بھی یکساں عبور رکھتے تھے، حسب موقع ان زبانوں میں بھی اپنی خطابت کے جوہر دکھاتے تھے، وہ پشاور کے پاور ہاؤس (بجلی گھر) ٹاؤن کی مرکزی مسجد میں طویل عرصے تک خطابت کی ذمہ داری نبھاتے رہے اور یہیں سے پشتونوں میں بجلی گھر ملا اور مولانا بجلی گھر (بجلی گھر ٹاؤن کے خطیب) کے نام سے شناخت پائی، جو ان کے اصل نام سے زیادہ مقبول ہوئی، وہ ممتاز شارح حدیث علامہ نصیر الدین غورغشتوی المعروف غورغشتو بابا کے شاگرد تھے، اپنے منفرد انداز خطابت کے باعث وہ پشتو کے سب سے زیادہ چاہنے اور غیر متنازعہ عالم دین تھے، جے یو آئی سے تعلق کا پس منظر رکھنے کے باوجود اے این پی کی شخصیات بھی ان سے عقیدت رکھتی تھیں۔ اسی مقبولیت کے باعث پاکستان، افغانستان سمیت پوری دنیا میں آباد پشتونوں میں انہیں یکساں احترام حاصل تھا۔ ان کی نماز جنازہ گیارہ بجے قیوم اسٹیڈیم پشاور میں ادا کی گئی۔ وہ کچھ عرصے قبل علیل ہوئے تھے، چند روز قبل انہیں لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں داخل کرایا گیا تاہم گزشتہ روز خالق حقیقی سے جا ملے۔ دریں اثنا مولانا محمد امیر بجلی گھر کی وفات پر جمعیت علماء اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمن، مولانا سمیع الحق، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر مولانا سلیم اللہ خان، سیکریٹری جنرل مولانا محمد حنیف جالندھری، مولانا انوار الحق ودیگر نے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے ان کے درجات کی بلندی کی دعا کی۔ جمعیت علماء اسلام خیبر پختونخوا کے امیر شیخ امان اللہ، مرکزی نائب امیر مولانا گل نصیب خان، نائب امیر مولانا عطاء الرحمن، مولانا محمد قاسم اور صوبائی سیکریٹری اطلاعات عبدالجلیل جان نے ایک بیان میں مولانا محمد امیر بجلی گھر کو ان کی ملی، دینی اور سیاسی خدمات پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ مولانا محمد امیر بجلی گھر نے ساری زندگی دین کی اشاعت اور ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے ہر ممکن جدوجہد کی۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۳۱ دسمبر ۲۰۱۲ء)

نزلہ، زکام،
گلے کی خراش اور کھانسی!
Take NO Tension
Take Suafin
With TOOT SIYAH efficacy
UNANI MEDICINE
سُعالین
Suafin
نئی
Easy Tear
پیکنگ میں
ہمدرد

مرزا قادیانی... امامِ وقت یا دجالِ وقت!

سید منیر احمد بخاری (سابق قادیانی جرمنی)

سید المرسلین، خاتم النبیین، شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین جیسا اجمل و اکمل انسان نہ دنیا میں پیدا ہوا ہے اور نہ پیدا ہوگا، یہ ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ خدا کی وحدانیت اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت بے مثال ہے لیکن نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے مرزا قادیانی کا ایک مرید قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی لکھتا ہے:

امام اپنا عزیزو! اس جہاں میں
غلام احمد ہوا دارالاماں میں
غلام احمد رسول اللہ ہے برحق
شرف پایا ہے نوع انس و جاں میں
محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(اخبار بدر قادیان، ۲۵/ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معاذ اللہ دوبارہ مرزا قادیانی کی شکل میں نازل ہونے کی یہ نظم لکھ کر قاضی ظہور الدین اکمل نے قطعہ کی صورت میں مرزا قادیانی کی خدمت میں پیش کی۔ مرزا قادیانی یہ نظم سن کر اور پڑھ کر بے حد خوش ہوا اور اسے اپنے ساتھ گھر لے گیا۔

سرکار دو عالم، سیدنا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلمان ان کے مبارک شہر مدینہ منورہ کی نسبت سے ''رسول مدنی'' کہتے ہیں۔ قاضی ظہور الدین اکمل نے معاذ اللہ رسول مدنی کے مقابلے میں مرزا قادیانی کو قادیان شہر کی نسبت سے ''رسول قدنی'' کا خطاب دیا ہے، وہ لکھتا ہے:

اے میرے پیارے، مری جان رسول قدنی
تیرے صدقے ترے قربان رسول قدنی
آسمان اور زمین تونے بنائے ہیں نئے
تیرے کشفوں پہ ہے ایمان رسول قدنی
پہلی بعثت میں محمد ہے تو اب احمد ہے
تجھ پہ اترا ہے قرآن رسول قدنی

(روزنامہ اخبار الفضل، ج:۱۰، ش:۳۰، ۱۲/ اکتوبر ۱۹۲۲ء)

جس بدبخت یعنی قاضی ظہور الدین اکمل نے یہ بے ہودہ شعر لکھے اس کے خاندان میں ہی میری شادی ہوئی، یعنی ان کی بھابھی (ان کے چھوٹے بھائی مولوی محمد نورالدین اجمل کی بیوی) میری خوش دامن (ساس) بنیں۔ ان کی بیٹی میری بیوی ہے جو آج الحمد للہ! میری طرح مسلمان ہے اور ہم مرزا قادیانی کے مرید قاضی ظہور الدین اکمل اور اپنے سسر مولوی محمد نورالدین اجمل کے جھوٹا ہونے کا زندہ ثبوت ہیں۔ ہم ان کے عقائد نہیں مانتے، آج سے تقریباً بارہ سال پہلے کی بات ہے کہ میں نے اپنی اس قادیانی ساس صاحبہ سے پوچھا کہ خالہ جان! آپ کا کیا خیال ہے کہ کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شرعی یا غیر شرعی نبی آسکتا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا۔ میں نے پھر پوچھا کہ آپ مرزا صاحب کو کیا سمجھتی ہیں؟ کہنے لگیں کہ میں انہیں نبی نہیں بلکہ امام مہدی مانتی ہوں، اس طرح وہ بے چاری مرزا قادیانی کو نبی نہیں بلکہ امام مہدی مانتی ہوئی دنیا سے چلی گئیں جب کہ ان کا جیٹھ ظہور الدین اکمل آف گولیکی ضلع گجرات مرزا قادیانی کو آسمان پر چڑھا دیتا تھا۔ دراصل مرزائی بے چاروں کو یہ پتہ ہی نہ تھا کہ مرزا قادیانی کیا تھا؟ میں بذات خود ۵۵ سال تک قادیانی رہا، میں پیدائشی قادیانی تھا مجھے بھی دوسرے قادیانیوں کی طرح پتہ ہی نہ تھا کہ مرزا قادیانی کون ہے وہ دراصل کیا ہے؟ وہ معاذ اللہ کبھی خدا بنتا ہے، کبھی رسول اور کبھی کرشن بنتا ہے، کبھی عورت بن کر دس ماہ تک حاملہ رہتا ہے، پھر اپنے پیٹ سے خود ہی پیدا ہوجاتا ہے، کبھی عیسیٰ تو کبھی بنی اسرائیل بن جاتا ہے اور کبھی بنی فاطمہ، کبھی خود کو مغل کہہ دیتا ہے، کبھی سلمان فارسی، روح اقبال سے

دراصل مرزائی بے چاروں کو یہ پتہ ہی نہ تھا کہ مرزا قادیانی کیا تھا؟ میں بذات خود ۵۵ سال تک قادیانی رہا، میں پیدائشی قادیانی تھا مجھے بھی دوسرے قادیانیوں کی طرح پتہ ہی نہ تھا کہ مرزا قادیانی کون ہے وہ دراصل کیا ہے؟

معذرت کے ساتھ:

یوں تو مہدی بھی ہو عیسیٰ بھی ہو مسلمان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو؟

میں بچپن سے ہی اپنے قادیانی بزرگوں سے یہ سنتا رہا ہوں اور قادیانی اخباروں، کتابوں میں پڑھتا رہا ہوں کہ چودھویں صدی میں امام مہدی نے آنا تھا اور وہ امام مہدی مرزا قادیانی ہے۔ جنہیں ماننا بے حد ضروری ہے، جب ہم اپنے والدین کے ہمراہ احمدیوں (قادیانیوں) کے سالانہ جلسہ ربوہ (موجودہ چناب نگر) جاتے تو وہاں بوڑھے بوڑھے لوگ ہاتھوں میں چھوٹے چھوٹے کاغذ لئے یہ شعر پڑھتے تھے:

ساڈا مہدی آیا اے
چودھویں صدی دے آخر تے آیا ہے

ترجمہ: ''ہمارا مہدی آیا ہے، وہ چودھویں صدی کے آخر میں آیا ہے۔''

یہ چودھویں صدی کو آخری قرار دیتے تھے، پندرھویں صدی شروع ہوگئی تو لوگوں نے ان کے جھوٹے ہونے کا شور مچادیا، یہ حیرانی سے لوگوں کے منہ دیکھتے اور خاموش رہتے تھے کہ ان کا ان کے پاس جواب نہ تھا۔

(نشان آسمانی، روحانی خزائن ج:۴ ص:۳۷۸)

یہ چودھویں صدی والی بات چونکہ ان کے جھوٹے نبی مرزا قادیانی نے خود ہی بنائی تھی، لہٰذا یہ جھوٹی ثابت ہوئی۔ میں دنیا بھر کے قادیانیوں چیلنج کرتا ہوں کہ مجھے یہ حدیث دکھائیں جس میں یہ لکھا ہو کہ امام مہدی چودھویں صدی میں آئیں گے، کوئی قادیانی بھی قیامت تک ایسی حدیث نہیں دکھا سکتا۔ مرزا قادیانی آسمان سے ''خلیفۃ اللہ المھدی'' کی آواز آنے کا ذکر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ کتاب بخاری میں موجود ہے۔ (دیکھئے مرزا قادیانی کی کتاب شہادۃ القرآن، روحانی خزائن ج:۶ ص:۳۳۷)

یہ مرزا قادیانی نے جھوٹ بولا ہے، کیا کوئی قادیانی یہ بخاری شریف میں دکھا کر اپنے نبی کی پیشانی سے جھوٹ کا یہ داغ دھوسکتا ہے؟ ہمت ہے تو سامنے آؤ ورنہ اسے جھوٹا سمجھو! مرزا قادیانی بار بار چودھویں صدی میں مجدد، مہدی اور مسیح موعود کے آنے کا ذکر کرتا ہے۔ (مثلاً ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم، روحانی خزائن ج:۲۱ ص:۳۵۹)

اب قادیانیوں کو پتہ چل گیا ہے کہ چودھویں صدی کی حدیث کوئی نہیں ہے اور ہم گزشتہ سو سال سے یہ جھوٹ بول رہے ہیں، اب وہ مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لئے چودھویں صدی کا مرزا کی طرح ذکر نہیں کرتے بلکہ آخری زمانہ کہتے ہیں، لیکن اس صورت میں مرزا قادیانی کی تحریروں کا کیا بنے گا؟ جب میں بدقسمتی سے قادیانی تھا تو دوسرے قادیانیوں کی طرح صرف قادیانیوں کی لکھی ہوئی اور مرزا قادیانی کی لکھی ہوئی کتابیں ہی پڑھا کرتا تھا، کیونکہ جماعت احمدیہ ہمیں کوئی اور کتاب پڑھنے کے لئے نہیں دیتی۔ قادیانیوں کی اکثریت کو پتہ ہی نہیں کہ حدیث کی کتاب کیسی ہوتی ہے؟ وہ مرزا قادیانی کی لکھی ہوئی کتابوں کو ہی الہامی کتابیں اور حدیثیں سمجھتے ہیں۔ عام مسلمان اور مولوی حضرات انہیں مرزا قادیانی کے جھوٹوں پر گھیر لیتے ہیں تو یہ قادیانی پریشان ہوجاتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ کیا مرزا قادیانی امام مہدی تھا؟

امام مہدی کی نشانیاں یہ ہیں:

۱:... حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''المھدی من عترتی من ولد فاطمۃ'' یعنی مہدی میری عترت سے ہوگا، یعنی حضرت فاطمہؓ کی اولاد سے۔'' (ابوداؤد، کتاب المھدی، ج:۲ ص:۱۳۱)

مرزا قادیانی سیدہ فاطمہؓ کی نسل سے ثابت کرنے کے لئے لکھتا ہے: ''سیدہ فاطمہؓ نے میرا سر اپنی ران پر رکھ لیا، جس سے ثابت ہوا کہ میں ان کی نسل سے ہوں۔''

(براہین احمدیہ ج:۴ ص:۵۰۳، حاشیہ در حاشیہ)

یہ سیدہ فاطمہؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے وہ تو عظیم الشان شخصیت تھیں، ہم تو عام دنیاوی مثال پیش کرتے ہیں، اگر کوئی بندر یا بچہ شیرنی کی ران پر سر رکھ لے تو کیا وہ شیرنی کا بچہ بن جائے گا؟ میں قادیانیوں سے بار بار یہ سوال پوچھتا ہوں مگر وہ جواب نہیں دیتے۔ سیدہ فاطمہؓ تو جنت میں عورتوں کی سردار ہوں گی۔ مرزا قادیانی کا ان سے کیا تعلق؟ پھر برادری یا رشتہ داری سے اگر جنت ملتی تو ابولہب، ابوجہل جہنم میں کیوں جاتے؟ جنت تو اعمال صالحہ سے ملے گی۔ مرزا قادیانی کے اعمال کیسے تھے؟ اس کی شخصیت اور اعمال پر بحث کرنا ضروری ہے۔

۲:... کبھی تو مرزا قادیانی حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کی نسل میں داخل ہونے کے لئے نقب لگاتا ہے لیکن یہ کہہ کر خود کو جھوٹا ثابت کردیتا ہے کہ وہ تو حضرت علیؓ سے بھی افضل ہے۔ (معاذ اللہ)

یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی توہین ہے: ''ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔'' (ملفوظات احمدیہ ج:۱ ص:۴۰۰)

۳:... حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین روایات کے مطابق حضرت امام مہدی مدینہ منورہ میں پیدا ہوں گے، مکہ مکرمہ میں ان کی بیعت ہوگی۔ ان کی بیعت خلافت کے وقت ان کی عمر چالیس سال ہوگی، ان کی خلافت کے تقریباً ساتویں سال بعد کانا دجال نکلے گا، جسے قتل کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے، باب لُد پر اس کو قتل کریں گے۔ (مشکوٰۃ کتاب الفتن، مسلم کتاب الحج، ابوداؤد کتاب الملاحم، ترمذی ابواب الفتن، ابن ماجہ کتاب الفتن)

مرزا قادیانی امام مہدی نہ تھا، کیونکہ امام مہدی مدینہ طیبہ میں پیدا ہوں گے، مرزا قادیانی اس کے برعکس قادیان میں پیدا ہوا۔ ان کی بیعت مکہ مکرمہ میں ہوگی مرزا قادیانی کی بیعت قادیان میں ہوئی۔ امام مہدی کی مدد کے لئے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے جب کہ مرزا قادیانی کی مدد کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل نہیں ہوئے بلکہ اس کے برعکس مرزا قادیانی دعویٰ کرتا ہے کہ وہی حضرت عیسیٰ بھی ہے، حالانکہ اس کا یہ دعویٰ بھی جھوٹا ہے، کیونکہ حضرت عیسیٰ تو آسمان سے نازل ہوں گے۔ نازل کا مطلب اترنا ہے جب کہ مرزا غلام احمد قادیانی آسمان سے نہیں اترا بلکہ چراغ بی بی کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ امام مہدی دنیا کے حاکم ہوں گے جب کہ مرزا قادیانی تو گاؤں قادیان کا حاکم بھی نہ تھا۔

۴:... حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مہدی کا نام وہی ہوگا جو میرا ہے۔ (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) جو میرے باپ کا نام ہے (عبداللہ) وہی اس کے باپ کا نام ہوگا۔ (ابوداؤد ج۲ ص۱۳۱، کتاب المہدی)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی امام مہدی نہ تھا، کیونکہ اس کا نام غلام احمد تھا، محمد نہیں تھا۔ اس کے باپ کا نام عبداللہ نہیں تھا بلکہ غلام مرتضیٰ تھا۔ (کتاب البریہ حاشیہ ص۱۳۴)

حالات وواقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی دجال تھا۔ مرزا قادیانی خود لکھتا ہے کہ: ''دجال کا حدیثوں میں ذکر پایا جاتا ہے کہ وہ پہلے نبوت کا دعویٰ کرے گا پھر خدائی کا دعویدار بھی بن جائے گا۔ مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا وہ کہتے ہیں: ''سچا ہے وہ خدا جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' (دافع البلاء ص۱۱)

مرزا قادیانی نبوت کے ساتھ دجال کی طرح خدا ہونے کا بھی دعویٰ کیا: ''میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۴، ۵۶۵)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ دجال کانا ہوگا، اس کی آنکھوں کے درمیان: ک، ف، ر: یعنی کافر لکھا ہوگا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی تصویر غور سے دیکھیں ان کی ایک آنکھ کانی نظر آئے گی اور مرزا غلام احمد قادیانی کے ماتھے پر کافری مہر بھی لگ چکی ہے۔ لہٰذا وہ دجال وقت ہے نہ کہ امام وقت! اس سلسلہ میں بے شمار ثبوت اس کی تحریروں کی شکل میں پیش کئے جاسکتے ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ انگریزوں کا غلام مرزا قادیانی امام وقت نہیں تھا بلکہ دجال وقت تھا۔ اس نے اسلام نہیں کفر پھیلایا، قادیانی کچھ نہ کہہ تو یہ کہہ کر دامن چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں کہ چونکہ امام مہدی خدا کے خلیفہ ہوں گے۔ اس لئے مرزا غلام احمد قادیانی خدا کا خلیفہ ہے۔ ہم بچپن سے اپنے قادیانی بزرگوں سے سنتے چلے آئے ہیں کہ جس طرح حضور علیہ السلام کے بعد چار خلفاء تھے، اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی کے بعد بھی چار خلیفہ ہوں گے۔ جب چوتھا خلیفہ مرزا طاہر مرگیا تو پانچواں خلیفہ (موجودہ قادیانی خلیفہ) مرزا مسرور بنا۔ میرے ایک انتہائی قریبی عزیز نے مجھے فون کیا کہ ہم بچپن سے ہی صرف چار خلفاء ہونے کا تذکرہ سنتے رہے تھے۔ یہ پانچواں خلیفہ کدھر سے آٹپکا؟ میں نے اسے جواب دیا کہ یہ بھی جماعت احمدیہ اور اس کے نبی کے جھوٹے ہونے کی ایک دلیل ہے۔ جس طرح میں قادیانی جماعت کو چھوڑ کر امت مسلمہ میں شامل ہو چکا ہوں تم بھی اپنی جھوٹی جماعت کو چھوڑ کر ہماری سچی جماعت میں شامل ہو جاؤ۔ میرے قادیانی دوستو اور رشتہ دارو! میں نے اپنی عمر کے ۵۵ قیمتی سال تم لوگوں کے درمیان گزارے ہیں، اگر تم مرزا غلام احمد قادیانی کو امام مہدی سمجھتے ہو تو میں تم سے پوچھتا ہوں کہ:

(۱) مہدی کا مطلب تو ہدایت یافتہ شخص ہوتا ہے جب کہ مرزا قادیانی ایک گمراہ شخص تھا۔

(۲) مرزا قادیانی کی زبان بے حد گندی تھی وہ گالیوں کا چیمپئن تھا۔

(۳) مرزا کلمہ پڑھنے والوں کو کافر کہتا تھا، جب کہ امام مہدی تو کافروں کو مسلمان بنائیں گے۔

(۴) مرزا قادیانی مسلمانوں کو رنڈیوں اور کتیوں کی اولاد کہتا ہے، کیا یہ مہدی تھا؟

ایک مسلمان کی قادیانی عورت سے بحث ہوئی اس نے مرزا قادیانی کی تحریر نکال کر اس قادیانی عورت کو پڑھنے کے لئے دی وہ بے چاری قادیانی عورت مرزا کی تحریر پڑھتی جارہی تھی اور اس کے چہرے کا رنگ سرخ ہوتا جاتا تھا۔ تنگ آکر اس نے کتاب بند کردی اور مزید پڑھنے سے انکار کردیا۔ میں اپنے قادیانی دوستو اور رشتہ دارو سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ انسان امام وقت نہیں ہوسکتا جس کی کتابوں میں گندی، بے شرمی اور جھوٹی باتیں لکھی ہوں۔

ایسے جھوٹے انسان کا ساتھ میری طرح چھوڑ کر امت مسلمہ میں شامل ہوجائیں۔ امام وقت اور دجال وقت میں تفریق کریں۔ دجال وقت کو پہچانیں، غیرت کا مظاہرہ کریں اور یہ جماعت چھوڑ دیں۔ میں الحمدللہ ہر وقت اور ہر جگہ تمہیں مرزا قادیانی نے جھوٹ اور اس کی گندی اور بے شرم تعلیم دکھانے کے لئے تیار ہوں۔ بس ذرا ہمت کریں اور جماعت سے باہر نکل آئیں۔ یقین کریں کہ اللہ بھی خوش ہوگا اور رسول بھی تمہارا دل بھی خوش ہوگا۔

(بشکریہ ماہنامہ ''نقیب ختم نبوت'' ملتان)

خبروں پر ایک نظر

سہ روزہ ختم نبوت کورس منظور کالونی

کراچی....(محمد حاتم اسلم)حلقہ منظور کالونی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سہ روزہ ختم نبوت کورس کا اہتمام کیا گیا۔کورس کا انتظام جامع مسجد اقصیٰ میں بعد نماز عشاء کیا گیا۔کورس کے پہلے دن ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا محمد اجمل نے تحفظ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت بیان کی۔ بعدازاں مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے رد قادیانیت کے موضوع پر قرآن واحادیث کی روشنی میں سحرانگیز گفتگو کی۔انہوں نے کہا کہ ختم نبوت امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے،آج تک اس عقیدہ میں دو رائے قائم نہیں ہوئیں۔آپ نے کہا کہ قرآن مجید اور احادیث کا ایک کثیر ذخیرہ ایسا ہے جو خاتم الانبیاء حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر دلالت کرتا ہے،لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت اور انگریز کی خوشامد کرتے ہوئے امت کو اس فتنہ میں مبتلا کردیا اور تاج ختم نبوت کو اپنے سر پر سجانے کی ناکام کوشش کی۔الحمدللہ!اکابرین امت نے بھرپور انداز میں تعاقب کیا۔انہوں نے کہا کہ اس کورس کا مقصد عوام کو فتنہ قادیانیت کے ناپاک عزائم سے آگاہ کرنا اور سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کرنا ہے۔

کورس کے دوسرے دن مولانا شبیر احمد نے حیات ونزول مسیح علیہ السلام کے موضوع پر گفتگو کی۔عوام کو آسان انداز میں مسئلہ حیات عیسیٰ سمجھایا،انہوں نے کہا کہ جس طرح عقیدہ ختم نبوت قرآن وحدیث سے ثابت ہے بالکل اسی طرح حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ بھی قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ اور ایمان ہے کہ قرب قیامت میں حضرت مہدی علیہ الرضوان کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا،لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی ابدی بدبختی کا سامان خود تیار کرتے ہوئے مختلف دعاوی کئے۔مرزا کے دعووں میں ایک دعویٰ یہ بھی تھا کہ میں مسیح ہوں۔

دوسری نشست کے مہمان خصوصی استاذ الحدیث مولانا محمد یحییٰ مدظلہ نے محبت رسول کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی محبت اور عشق کرنا چاہئے جیسے حضرات صحابہ کرامؓ نے کیا۔حضرات صحابہ کرامؓ نے عشق رسالت میں کسی قسم کی رکاوٹ کو برداشت نہیں کیا،جب مال قربان کرنے کی باری آئی تو بلا سوچے سمجھے قربان کردیا اور جب عشق رسالت میں جان کی ضرورت پڑی تو وہ بھی پیش کردی۔آج کافر مختلف انداز سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کررہا ہے،کبھی کارٹون شائع کرکے تو کبھی توہین آمیز لٹریچر چھاپ کر اور کبھی توہین آمیز فلم بنا کر،ہم مسلمانوں کی ایمانی غیرت کا تقاضا یہ ہے کہ ایسے لوگوں کا ہر محاذ پر مقابلہ کریں۔قادیانیت کا اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی تعلق نہیں،لہٰذا اس فتنہ سے اپنے علاقہ اور حلقہ احباب کو محفوظ رکھیں۔ میں آپ حضرات سے درخواست کرتا ہوں کہ شفاعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے حصول کے لئے اس ختم نبوت جماعت کے ساتھ وابستہ ہوجائیں اور اس کورس کا فائدہ بھی اسی وقت ہوگا جب آپ گھر گھر اس فتنہ قادیانیت سے لوگوں کو آگاہ کریں گے۔آج اس پرفتن دور میں جنت حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ اس جماعت کے ساتھ وابستگی ہے۔اللہ تعالیٰ ہمارے اس مل بیٹھنے کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت نصیب فرمائے اور ہم سب کو تحفظ ختم نبوت کے لئے قبول فرمائے۔

کورس کے تیسرے دن جامعہ تعلیم القرآن والسنہ کے ناظم تعلیمات مولانا حشمت اللہ خان نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت امت کا بنیادی عقیدہ ہے۔ اس عقیدہ میں کسی بھی قسم کی کمزوری اور لچک ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھنے کے مترادف ہے۔ قادیانیوں کو چاہئے کہ ذرا ٹھنڈے دماغ سے سوچیں کہ جس کو ہم نبی مانتے ہیں کیا وہ اس قابل ہے کہ اسے اچھا انسان ہی کہا جائے۔

دوسری نشست میں مہمان خصوصی جمعیت علماء اسلام کے رہنما اور بزرگ عالم دین مولانا خان محمد ربانی نے عقائد سے متعلق گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ کا معاملہ انتہائی نازک ہے۔عوام کو چاہئے کہ اپنے عقائد کی اصلاح کے لئے ان بابرکت کورس اور ایسے اجتماعات میں ضرور شرکت کریں۔ میں تمام شرکا کورس کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اللہ جزائے خیر عطا فرمائے اس جماعت کے رفقاء کو جو دن رات عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں مصروف عمل ہیں۔کورس کا اختتام مولانا خان محمد ربانی کی دعا پر ہوا۔کورس کے آخر میں شرکاء میں مجلس کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

دعائے مغفرت

قاری رحمت اللہ صاحب بانی جامعہ دارالعلوم الحسینیہ شہداد پور سندھ کی اہلیہ اور قاری محمد انور،قاری عبدالرحمن صاحبان کی والدہ محترمہ کا ۳۱ دسمبر کو انتقال ہوگیا۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔ان کی نماز جنازہ جامعہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سلیم مدظلہ نے بعد نماز عشاء جامعہ کے احاطہ میں پڑھائی۔قارئین سے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

پاکستانی سفارتخانوں کے ذریعہ قادیانیت کی تبلیغ پر امت مسلمہ میں شدید اشتعال واضطراب ہے: مولانا اللہ وسایا

ساہیوال.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے کہا ہے کہ دنیا بھر میں قادیانیت کا کفر وارتداد آفتاب نیمروز کی طرح آشکارا ہو چکا ہے۔ قادیانی اب غیر مسلموں کا حصہ ہیں۔ انہیں اسلام اور اسلامی علامات ترک کرنا ہوں گی۔ قادیانیت کے کفر و زندقہ پر مبنی عقائد اسلامی معاشرے کو دیمک اور گھن کی طرح چاٹ رہے ہیں۔ بیرون ممالک میں پاکستانی سفارتخانوں کے ذریعے قادیانیت کی تبلیغ اور انہیں مسلمان ظاہر کرنے پر امت مسلمہ میں شدید اشتعال واضطراب پایا جاتا ہے۔ جس سفارتکار نے یہ نازیبا حرکت کی ہے، اس کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے۔ مبلغین ختم نبوت اپنے طرز عمل، حسن کردار اور حکمت و دانش کے ذریعے قادیانی نیٹ ورک کا توڑ پیش کر کے انہیں اسلام کی طرف راغب کریں۔ وہ یہاں جامع مسجد بلال فرید ٹاؤن میں ۲۸ دسمبر کو جمعہ کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر مولانا عبدالحکیم نعمانی، مفتی ساجد الرحیم، مولانا محمد عمران اشرفی، پروفیسر محمد رفیق اظفر، قاری تخی محمد، محمد آصف راجپوت اور محمد اسلم بھٹی سمیت دیگر کارکنان ختم نبوت بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے عقیدۂ ختم نبوت کی بدولت امت کو قرآن وحدیث اور اجماع کی دولت سے نوازا اور امت نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں منکرین ختم نبوت کے قلع قمع کے لئے پہلا اجماع منعقد کر کے حد کمال کا نمونہ پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ قرآن مجید کی طرح سابقہ کتب سماویہ نے بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی کے طور پر متعارف کرایا اور آپ کے صحابہ کرامؓ کی علامات اور نشانیوں تک کا تذکرہ بھی کیا۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، تبلیغ اور جہاد، خلافت راشدہ کا نظام حکومت اور تمام اسلامی احکامات امت مسلمہ کو عقیدۂ ختم نبوت کے باعث میسر آئے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مضبوط گرفت اور تعاقب سے قادیانیت زخمی سانپ کی طرح تڑپ رہی ہے۔ مرزا قادیانی کے ماننے والے مرزا قادیانی کی کتابوں میں تغییر وتبدل کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں۔ اب وہ سازشی چوہوں اور مکارانہ چالوں کے ذریعے بھی عتاب کا موجب بنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ معروضی حالات کے پیش نظر عصر حاضر میں سب سے زیادہ علماء کرام پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ تحفظ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت کو منبر ومحراب کے ذریعے اجاگر کریں اور نوجوان نسل کو اسلام کے بنیادی عقائد و اعمال سے روشناس کرائیں۔

مولانا شجاع آبادی کا چارروزہ تبلیغی دورہ فیصل آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی چار روزہ تبلیغی دورہ پر فیصل آباد تشریف لائے۔

۷ دسمبر... جمعہ کا خطبہ آپ نے مرکزی جامع مسجد جڑانوالہ میں ارشاد فرمایا، جبکہ ضلعی مبلغ مولانا عبدالرشید غازی نے جامع مسجد انوری اور مولانا مفتی سید ضیب احمد شاہ نے مکی مسجد جڑانوالہ میں خطبہ جمعہ دیا۔ ۷ دسمبر بعد نماز عصر شفاخانہ سادات شہزاد کالونی میں محفل درود شریف کے شرکا سے فضائل درود شریف اور اخلاص وللّٰہیت کے عنوان پر خطاب کیا۔ یہ محفل پیر طریقت حضرت سید ناصر فاروق شاہ کی نگرانی میں جمعہ کو منعقد ہوتی ہے۔ شاہ صاحب موصوف حضرت مولانا سید علاؤالدین شاہؒ کے تربیت یافتہ اور حضرت حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ کے خلیفہ مجاز ہے۔

۸ دسمبر... جامع مسجد المصطفیٰ دھنولا میں صبح کی نماز کے بعد درس دیا، جبکہ اسی روز بعد نماز ظہر، معروف داعی الی اللہ مولانا محمد طارق جمیل مدظلہ کے مدرسہ جامعۃ الحسنین کے طلبا واساتذہ کرام کو قادیانیت کے دجل وفریب سے آگاہ کیا۔ ۹ دسمبر... بعد نماز فجر جامع مسجد الخیر اقصیٰ ٹاؤن نواپور میں درس قرآن دیا۔ اسی روز بعد نماز عصر دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں منعقدہ ہفت روزہ محفل درس قرآن کے شرکا سے خطاب کیا۔ واضح رہے کہ مجلس ختم نبوت کے مبلغین کے سہ ماہی اجلاس کے فیصلہ کے مطابق یہ تقریب ہر اتوار کو بعد نماز عصر تا مغرب منعقد ہوتی ہے۔ چنانچہ مولانا شجاع آبادی نے مجلس کے کارکنوں کو ان کے فرائض سے آگاہ کیا اور انہیں تلقین کی کہ وہ عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت کی حفاظت کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں وقف کردیں اور قادیانیت سمیت لادین قوتوں کو نہ پنپنے دیں۔ انہوں نے مجلس کی سہ سالہ ممبر سازی میں بھرپور حصہ لینے کی اپیل کی۔

۱۰ دسمبر... بعد نماز مغرب جامعہ دارالسنہ ملت ٹاؤن میں قاری محمد ادریس کی سرکردگی میں منعقدہ ایک محفل کے شرکا سے خطاب کیا اور انہیں قادیانیت کے شکوک و شبہات سے آگاہ کیا اور ان کے جوابات دیئے۔

۱۱ دسمبر... بعد نماز فجر سوئی گیس کالونی کی جامع مسجد میں رفع ونزول عیسیٰ علیہ السلام کے عنوان پر خطاب کیا۔ اسی روز شام کو شاہکوٹ تشریف لے گئے، جہاں جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ کے مسترشد اور حضرت میاں محمد اجمل قادری کے خلیفہ مجاز مولانا عبداللطیف انور مدظلہ کی خیروعافیت دریافت کی۔

۱۲ دسمبر... بعد نماز فجر جامعہ اشرفیہ شاہکوٹ کی جامع مسجد میں درس قرآن دیا اور شاہکوٹ سے جھنگ تشریف لے گئے۔

یورپی ممالک قادیانیوں کو مسلم سوسائٹی کا حصہ تسلیم نہ کریں

سالانہ ختم نبوت کانفرنس پاکپتن میں علماء کرام کا خطاب

پاکپتن....عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دارالعلوم حنفیہ فریدیہ نزد میونسپل کمیٹی میں ۲۷ردسمبر کو منعقد ہونے والی سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے مقررین نے کہا ہے کہ قادیانی اپنی مصنوعی مظلومیت کی ساکھ بحال کرنے کے لئے بی بی سی اور انسانی حقوق کی تنظیموں کو ملفوف طور پر استعمال کررہے ہیں۔میڈیا نمائندوں کو قادیانی رپورٹس کی تحقیق کرتے ہوئے حقیقت کو نہیں چھپانا چاہئے۔انہوں نے کہا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت اوران کی شریعت کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے مسدود ہوچکا ہے۔عقیدۂ ختم نبوت قرآن کی سینکڑوں آیات،سینکڑوں احادیث طیبہ اوراجماع امت سے ثابت ہے۔ناموس رسالت کی حفاظت وصیانت ہمارا مذہبی وقومی فریضہ ہے جو کہ ہم ایمانی حلاوت سے ادا کرتے رہیں گے۔کانفرنس کی صدارت کے فرائض ممتاز عالم دین قاری بشیر احمد عثمانی نے ادا کیے جبکہ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا، مولانا عبدالحکیم نعمانی، جمعیت علماء اسلام کے مفتی محمد ارشد گنگومنڈی، مولانا طلحہ ایوب حیدری، قاری ابوبکر صدیق، اہلسنت والجماعت کے مولانا محمد اسلام صدیقی کے علاوہ مولانا کرامت علی، مفتی نور احمد، قاری محمد انور اور قاری محمد اشفاق سمیت متعدد علماء کرام نے شرکت وخطاب کیا۔مقررین نے الزام عائد کیا کہ پاکستانی سفارتخانے بیرونی ممالک میں قادیانیوں کی ارتدادی تبلیغ اور اسلام وملک دشمن سازشوں کی آماجگاہ بنے ہوئے ہیں۔یورپی ممالک قادیانیوں کو مسلم سوسائٹی کا حصہ تسلیم نہ کریں۔دنیا بھر کے مسلمان اور ملکی وغیر ملکی عدالتیں،رابطہ عالم اسلامی اور پاکستانی پارلیمنٹ قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کے متعلق فیصلے دے چکی ہے۔شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ قادیانیت کا فتنہ سامراجی طاقتوں کی پشت پناہی کے باوجود بھی اپنے انجام بد کو پہنچ رہا ہے۔گزشتہ دنوں میں اندرون و بیرون ملک میں سینکڑوں مرزائی مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد سے برأت کا اظہار کرکے اسلام میں داخل ہوچکے ہیں اور قادیانیوں کو غیر اقلیت قرار دینے کی تاریخی دستاویز بھی حکومتی سطح پر اوپن ہوچکی ہے، جو کہ عنقریب طباعت کے زیور سے آراستہ ہوکر منظر عام پر آرہی ہے۔مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ ان کے گرامی قدر رفقاء نے پارلیمنٹ میں قادیانیت کے کفر کو عیاں کیا اور تمام پارلیمنٹ ارکان نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے والی قرارداد پر دستخط کرکے بنیادی کردار ادا کیا۔مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا کہ اکابرین ختم نبوت ناموس رسالت کے جذبہ سے سرشار اور اطاعت نبوی کے حوالہ سے ہمدوش ثریا تھے۔مولانا مفتی محمد ارشد نے کہا کہ انقطاع نبوت کے سینکڑوں دلائل قرآن مجید اور احادیث طیبہ میں موجود ہیں،منکرین ختم نبوت کا تعاقب کرنا اور باطل فرقوں کی سرکوبی کرنا فریضہ جہاد کو زندہ کرنے کے مترادف ہے۔مولانا طلحہ ایوب حیدری نے کہا کہ مذہبی آزادی اور انسانی حقوق کی آڑ میں ارتداد پھیلانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملک کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت پر مامور ہے۔کانفرنس مولانا حبیب اللہ ملک ہانس والوں کی دعا سے بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔

ختم نبوت کانفرنس ٹنڈوالہ یار

ٹنڈوالہ یار... مورخہ ۲رجنوری ۲۰۱۳ء بروز بدھ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ٹنڈوالہ یار سندھ تشریف لائے۔

جامعہ صدیق اکبرؓ ٹنڈوالہ یار میں ظہر کی نماز سے قبل علماء وطلبا کی مجلس سے تحفظ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوع پر مفصل ومدلل خطاب کیا۔

جامعہ کے طلباو طالبات کو ختم نبوت کے محاذ پر اپنی خدمات پیش کرنے کے لئے تیار کیا۔علاوہ ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سہ سالہ رکنیت سازی کی مہم میں بھرپور شرکت کرنے کی تلقین کی۔

اسی روز بعد نماز عشاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈوالہ یار کے زیر اہتمام عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔تلاوت کلام پاک کے ذریعے کانفرنس کا آغاز ہوا۔

کانفرنس سے مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب کیا۔انہوں نے اپنے خطاب میں حاضرین کو سیرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم، رد قادیانیت اور فتنہ گوہر شاہی کے بارے میں آگاہ کیا۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے تمام قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آپ کی بھی خیرخواہ جماعت ہے۔ہم قادیانیوں کو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے سائے تلے آنے کی دعوت دیتے ہیں اور آپ کو دنیا و آخرت میں سرخرو کرانا چاہتے ہیں۔تمام حاضرین نے پورے نظم وضبط وتوجہ کے ساتھ علماء کرام کے خطاب سماعت کیے۔کانفرنس میں اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا توصیف احمد (مبلغ حیدرآباد) نے سرانجام دیئے۔

مناظر اسلام مولانا عبدالستار تونسویؒ اہلسنت والجماعت کے مسلک کی حقانیت وصداقت کے ترجمان تھے: مولانا عبدالحکیم نعمانی

چیچہ وطنی ..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے ممتاز عالم دین مناظر اسلام مولانا عبدالستار تونسویؒ کی وفات پر گہرے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا مرحوم عالم اسلام میں تحریک مدح صحابہؓ کے علمبردار تھے۔ وہ تحریک تنظیم اہلسنت والجماعت کے بانیوں میں شامل تھے۔ قرآن و حدیث اور فقہ کے علوم و معارف اور عربی قواعد وگرائمر کے رموز واسراف میں انہیں ممتاز مقام حاصل تھا۔ وہ تحریر وتقریر اور تحقیق میدان کے شناور، اہلسنت والجماعت کے مسلک کی حقانیت وصداقت کے ترجمان اور احناف کے ہراول دستے کے سپہ سالار تھے۔ ناموس صحابہ کرامؓ اور ناموس اہل بیتؓ اور رافضیت کی تردید میں وہ بے مثال اور منفرد مقام کے حامل تھے۔ مخالفین کی کتابوں کے سینکڑوں حوالہ جات پر انہیں لسانی عبور حاصل تھا۔ ہزاروں علماء کرام نے آپ سے شرف تلمذ حاصل کرتے ہوئے مدح صحابہ کرامؓ تحریک کو پروان چڑھایا اور لاکھوں طلباء نے آپ کی صحبت کو ہر بار سے سند امتیاز حاصل کی۔ انہیں حضرت مولانا دوست محمد قریشیؒ، حضرت مولانا سید انور الحسن شاہ بخاریؒ، مولانا قاسم الدین عباسیؒ اور دیگر ممتاز علماء کرام اور خطباء کی معیت ورفاقت بھی حاصل رہی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں قدرتی و فطری رعب عطا فرمایا تھا۔ مولانا عبدالستار تونسویؒ نے تحریک ختم نبوت اور تحریک تنظیم اہلسنت میں جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے وہ آنے والی نسلوں کے لئے زاد راہ اور مشعل راہ ہیں۔ ان کی خطیبانہ گرج اور مناظرانہ للکار میں سرائیکی زبان کا عنصر غالب تھا، تاہم وہ پورے ملک میں مقبول سمجھے جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادوں اور رشتہ داروں مولانا عبدالغفار تونسوی، مولانا عبدالجبار تونسوی، مولانا عمر فاروق تونسوی، مولانا عبدالحمید تونسوی، اور مولانا حسین تونسوی سمیت تمام لواحقین اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔ علاوہ ازیں چیچہ وطنی سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں کا وفد بھی جنازہ میں شریک ہوا۔ وفد کی قیادت حافظ محمد اصغر عثمانی کر رہے تھے۔ جس میں مفتی محمد یاسر بشیر جالندھری، مولانا عبدالحکیم نعمانی، حکیم عبدالشکور زیروی اور بھائی محمد افضل گل شاہ تھے۔ مزید برآں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ذیلی دفتر جامع مسجد رحیمیہ ریلوے روڈ چیچہ وطنی میں مولانا تونسوی کی وفات پر ایک تعزیتی اجلاس بھی منعقد کیا گیا جس کی صدارت ممتاز عالم دین حضرت مولانا مفتی محمد یاسر بشیر جالندھری نے کی۔ اجلاس میں مولانا عبدالحکیم نعمانی، قاری زاہد اقبال، حافظ محمد اصغر عثمانی، خان افضل خان، حاجی مظہر علی، مولانا مطیع الرحمٰن، مولانا احمد شاہ ہاشمی، مولانا محمد عمران بھٹی اور محمد الیاس قادری نے شرکت کی۔ اجلاس میں مولانا عبدالستار تونسویؒ کی مناظرانہ کاوشوں خطیبانہ صلاحیتوں اور تحفظ ناموس صحابہؓ کی خدمات پر انہیں زبردست خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ اجلاس سے خطابت کرتے ہوئے مفتی محمد یاسر بشیر جالندھری نے کہا کہ مولانا تونسویؒ تقویٰ و طہارت، خودداری اور مذہبی معاملات میں اعتدال پسندی اور صحابہ کرامؓ کی خدمت کے تحفظ کے لئے اکابرین امت کی روایات کے امین تھے۔ آپ کی ہر تقریر ناموس صحابہؓ و ناموس اہلبیت کے تذکروں پر مشتمل ہوتی تھی۔ اجلاس میں مولانا مرحوم کی مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے ایصال ثواب کا اہتمام بھی کیا گیا۔

ختم نبوت کے انکار کی وجہ سے صحابہ کرامؓ نے مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کیا

کراچی .... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا محمد اجمل نے ۱۴ فروری بروز جمعہ کو اسٹیل ٹاؤن کی جامع مسجد توحید میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع کیا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس سلسلہ کی انتہا فرمائی۔ انہوں نے قرآن وحدیث کی روشنی میں لوگوں کے سامنے منصب ختم نبوت کو واضح کیا۔ سامعین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت ایک ایسا ناسور ہے جس پر کڑی نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ یہ ہمارے سادہ مسلمانوں کے ایمان کے لئے خطرہ ثابت ہوسکتا ہے۔ مولانا نے عوام کو قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کی ترغیب دی۔ بعد نماز عصر مولانا محمد اجمل کا پورٹ قاسم جامع مسجد مدینہ میں بیان ہوا جس میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی اہمیت وفضیلت کو اجاگر کی۔ اس بیان میں مولانا اسحاق مصطفی مبلغ ضلع ملیر بھی موجود تھے۔ اسی طرح بعد نماز مغرب شاہ لطیف ٹاؤن جامع مسجد امان میں بیان ہوا۔ یہاں پر بھی عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی اہمیت وفضیلت پر بات کی اور قادیانی سازشوں سے لوگوں کو آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی بدبخت مسلمانوں کی طرح کلمہ اور نماز پڑھتے ہیں، قرآن کی تلاوت کرتے ہیں، جس سے عام مسلمان دھوکا میں آکر ان کو بھی مسلمان سمجھنے لگتا ہے۔ مسیلمہ کذاب اور اس کے پیروکار بھی نماز، روزہ، اور قرآن کی تلاوت کرتے تھے، مگر ختم نبوت کے انکار کی وجہ سے صحابہ کرامؓ نے ان کے خلاف جہاد کیا اور ان کو صفحۂ ہستی سے مٹادیا۔ مولانا نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ قادیانی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی محبت وعقیدہ کا ثبوت دیں۔

Regd.SS160

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کی مطبوعات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ ملتان فون : 061-4583486, 4783486